

وَسَلَّمَ عَلَيْنَا هَذَا وَمَبْتَ
اجرو ثواب در ذکر تو را

محبته محمد مصطفی

مقبوله
رمدی

المعروف به

بیلا د محمدی

مشتی محمد باقر علیه صاحب هم کنیدی

سلسله الله القوی

مطبوعه کشت محمدی کاشانی

تألیف تصنیف شاعرین زبان ایران

تألیف تصنیف شاعرین زبان ایران

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

المستند كنه نسخة الاجواب قابل ویدر عاشقان محمد مصطفی

مقام
مستند
سید محمد

باریکم بعد نظر ثانی مصنف اضافہ نظر و شریک جواد الہامی

مطبع گلشن حیدر واقع کھنویں

تا انا را روزگار شاد بجا آید او مکرمت میان احوالت پذیرد و عیال و دار و تاج و سوار
 تا مکرمت بخواهد نام اس رساله کامقبول **سردی** معروف به سیلا و محمدی ایا
 اور حن تصنیف اسکا محمد صاحب علی مالک مطبع گلشن مجیدی کو بخشش خاطر بخشا اور پو
 دایت ایکٹ نمبر ۲۲۱۲ شریع دفعہ ۱۰-۱۹ کے رجسٹری ہائی سپٹا بلہ لراوی
 اسپتال کی صفا سبب اجازت مالک مطبع مذکور کے نہ چلایا اور اشتغال خودی اور
 طالبان دین احمدی سے امید ہے کہ جب اس گلشن نجات کی سیر کریں اور غنچہ دل
 بہار میں دیکھیں وہ عاصم فرمایاں اور اگر کسی مقام پر غلطی ہو یا تھوڑا سا زور ہو تو
 واسطہ سے سپا میں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر گز سے غلطی سے بے خبر ہے اور ہر گز سے
 عز و ذواللہ الشہد الملک الملک الملک الملک الملک الملک الملک الملک الملک الملک
 قسوسہ انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار
 المرؤۃ اللعینۃ الشریعہ مشہورہ کافر انکار انکار انکار انکار انکار انکار
 و سنیۃ انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار انکار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْخَطْمُ وَبَلَّغَ رَسُولُ
 النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ

وَأُحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

قَابِضُ بِاسِطُ سَمِيعُ بَصِيرُ دوسرا ہے نہیں کوئی ایسا اب ہے فکر و لا دست	مَالِكُ الْمُلْكِ وَالطَّيْفُ خَبِيرُ ہے وہ مالک تمام عالم کا جدا محمد خدا ہے پاک احد
--	---

یہاں ہے عاشق کو خود آئین
 یہی محفل ہے اس کے دلبر کی
 انبیاء تھے سب جن کے
 جسکی آیت ہے شان میں لاکھ
 بنگے دو طاجور عشق پر پونجا
 سب نبیوں کا جو کہ ہے عشق
 ہے یہاں اوس کا تذکرہ اس دم
 عاشقان بنی نہ دیر کرو
 دیکھنا ہے بنی کا نور اگر
 جس جگہ دیکھتے ہیں یہ محفل
 ہیں مژدے جو کہ عاشق زار
 کرتی ہے رحمت خدا بھی نزول
 جو یہاں شاد شاد آئے گا
 نہ کرو دیر کوئی آئے میں
 کہنا اس بزم میں سعادت ہے
 لکٹ اسجا فلک سے آئے ہیں
 اس کا منکر جو ہے وہ ناری ہے

اگر اس پیشانی کا بس من جانیں
 لکھ ہمارے ہر حال کے سرور کی
 اور کہتے تھے خوشی لب لباب
 اور کھل ابھر ہے رکی خاک
 اوس پریر کا ہے یہاں حیرت
 اوس کا عاشق ہے نالین اکبر
 کیون سلمان نہ آئین خوش خرم
 اجر کے زریستہ اس اپنا بستر
 آ کے دیکھو کہ ہیں وہ جلوہ گر
 آ کے ہوتے ہیں انبیاء شامل
 آتے محفل میں ہیں وہ بے تکرار
 کہ ہیں آتے یہاں جناب رسول
 کرم حق سے خلد پا لے گا
 مشترک ہو زمانے میں
 کیونکہ اسجا نزول رحمت ہے
 فرش کے بدلے پر بچا ہے ہیں
 دین و دنیا میں اوسکی خواہی ہے

رَبِّ سَلِّمْ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ
 مَا حَبَّابًا مَّا حَبَّابًا رَسُوْلِ اللّٰهِ

فضائل محفلِ تہجد

اے مسلمانو محفل میلاد شریف کرنا نہایت عمدہ اور بہتر طریقہ ہے بلکہ عقیدہ کرنا اس پریم
تہجد کہ کا ہر مسلمان پر بسببِ نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب ہے کہ اس کے
مضبوطی ایمان کی ہوتی ہو اور حق تعالیٰ جل شانہ نے اس محفل پاک کو نہایت بزرگی اور بزرگوں
بخشی ہے کہ اسمیں نور ملا کہ اگر شریک ہوئے مین اور طرح طرح کی محبتیں نازل ہوتی ہیں
خود جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اسمیں تشریف لائے مین اور جلوہ دکھائے مین

دل و جان سے وہ احمدِ رفتہ
جسے عشقِ شہر ہر دوسرا سے ہے
شنا کرتا گروہِ انبیاء
وہی محبوب کہ شہیدِ خدا سے ہے
غیر خلق و محبوبِ خدا سے ہے
اکسی قرآن مین چکی شنا سے ہے
عیان ہوتا وہاں نورِ خدا سے ہے
جسے اس ذکر سے کافر سے ہے
وہ رہبر ہے ہمارا پیشوا سے ہے

بے ایمان خالق نے دیا ہے
مسلمان مین اوسیکو جانتا ہوں
وہ ہے محبوبِ خلاق جہان کا
جسے الفت ہے محبوبِ خدا سے
کیونکر اوسپہ ہوں ہم دل سے قربان
کرے گا وصف اور کا آدمی کیا
جہان ہوتا ہے ذکر پاک حضرت
یقیناً جنتی ہے وہ مسلمان
کرین کیونکر نہ ذکر احمد کا

مَرْحَبًا مَرْحَبًا يَا رَسُولَ اللَّهِ

رَبِّ سَلِّمْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حق تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میرے حبیب کا ذکر اپنے دل مین
کرتا ہے مین اوسکا ذکر اپنے دل مین کرتا ہوں اور جو شخص میرے حبیب کا ذکر باغ میں بھیج کر دیتا ہے

رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْ رَسُوْلِ اللهِ | صَرَّحَ جَا مَرَّ حَمَّا رَسُوْلُ اللهِ

حرمین شریفین بلکہ اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ محفل مولد شریف کی کرتے ہیں اور ذکر اپنے رسول کا سنتے ہیں یہ کام باعثِ حیات ہے چنانچہ عرب میں دستور ہے کہ اگر مردہ مرجائے تو بیشتر مولود شریف پڑھوائیں تب او کو دفن کریں اور رسوم اور دستورین اور بیسویں اور چھپم کو برابر مولد شریف پڑھواتے ہیں اور اگر نیا مکان بنو جائے تو بھی محفل میلاد شریف کی مرتب کرتے ہیں اور اگر کوئی سفر سے یا بطورِ عہد کے آتا ہے تو بھی مولد شریف پڑھواتے ہیں غرض کہ ہر شادی اور عجمی میں اس کا خیر کو ضرور کرتے ہیں اور اس کی برکت سے ہزاروں افرادِ فاجر و فاسق و فاسقین میں سے مسلمان ہو گئے ہیں لازم ہے کہ مقتضائے نسبت و محبت صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد شریف پڑھواتے ہیں اور اس سے غیور و قاریب کہ منہج کر کے بخوبی محفل مولد کو آراستہ کرو۔ بطریقِ صحیح چھا کر دیکھو کہ کون کون سے زیبا پہناؤ اور زیور لگاؤ گا اس پر کون کون سے اوقات شگفتگان کو رونق دے گا سب درست ہے اور آواز آواز سے شایع ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے

عَلَى مَنْ حَضَرَ زَيْنَةَ الدِّیْنِ اَخْبَرَهُ لِحَیَاتِہِ کہ اس سے محمدیہ شیعہ مذہب کی عزت و اہمیت کی جو سیراکی واسطہ ہو وہ ان اپنے سے کہ یہ اور تمام نسبت و محفل کے بالاتر کرتی

ہے ذکر پاک ہوتا ہے اس شریک | محبوب ہے جہان کے جو چہ روزگار کا
کیونکہ نہ دل شگفتہ ہو ہر جانِ شاکا | ہو گا ظہور آج شہرہ و یونہی کا

دربارِ عام گرم ہوا | شہنشاہِ درو
جن دبشہر سلام کو آئین پکار دو
کیا صاف صاف فرس زمین پر چھایا ہے | خانہ مستم رشک گاہ تان بنایا

<p>سینے میں جوش عشق محمد کا آیا ہے</p>	<p>اسوجہ سے یہ خلق کو مژدہ سنایا ہے</p>
<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو</p>	<p>جن و بشر سلام کو آئین پکار دو</p>
<p>پتہ نہ کر یہ اہل جہان کو سنا تے ہیں</p>	<p>موجود مصلحت کو جو ہم ٹپتے جاتے ہیں</p>
<p>موجود مصلحت کو جو ہم ٹپتے جاتے ہیں</p>	<p>کیڑوں کو خوب عطر سے اپنے بنسا تے ہیں</p>
<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو</p>	<p>جن و بشر سلام کو آئین پکار دو</p>
<p>آویہاں اویہاں سے ہے تعظیم کی یہ جب</p>	<p>ہر ایک دست بہ تہلکہ ہے یہاں کھڑا</p>
<p>تشریف اس میں لائے ہیں محبوب کبریا</p>	<p>اور ہیں شریک محفل حضرت میں انبیا</p>
<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو</p>	<p>جن و بشر سلام کو آئین پکار دو</p>
<p>اے اہل زمین و آسمان ہر ایک تم بھان</p>	<p>تہ اندھیر میں ہے تم کو کتنا ہون ہر بھان</p>
<p>پڑھتے رہو درود کہ حضرت ہوں شادمان</p>	<p>وقت شام تمام فرشتوں کی ہے زبان</p>
<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو</p>	<p>جن و بشر سلام کو آئین پکار دو</p>

کیا بزم میں ہے نور ذرا بکرو نظر	آئی گلاب و عطر کی خوشبو ہے سرسبز
دلت سرا ہے ہمت سر خستہ دل چکر	آئے بیان ہیں اہل زمین آپ دوڑ کر

دربار عام گرم ہوا شہتار دو

جن و بشتہ سلام کو آئین پیکار دو

مومنو بزم رسول میں کیا بجا ہے جسطرف نظر اڑھا کر دیکھ یہ رحمت خدا
 آشکار ہے ہر در و دیوار مکان مجلس سے نور کا ظہور ہے کیونکر نہ بیان محفل
 جیب غفور ہے چو طرف سے پناہ راہِ کرم خدا کی پڑتی ہے شاوخم بیان
 ہر ایک امتی ہے نوید جانفزا صبا لائی ہے یعنی فضل بہار آئی ہے گل کھسوت
 ہر عاشق مصطفیٰ شادی سے کھلا جاتا ہے بلبیل کی طرح نغمہ و رو بخوش اکانی
 پڑھا جاتا ہے ذکر توحید رحمت اللعالمین ہے اس مکان کی نازان زمین ہے
 کہ بیان سلطان الانبیاء محمد مصطفیٰ تشریف لائے ہیں اللہ نے یہ دن دکھائے
 ہیں جبریل کی بزم میں یہ خدا بابر ہے کہ آواے امتیہان بیان فضل رسول پر ہر گاہ
 ہے جو کوئی بیان آتا ہے مراد پاتا ہے خالی ہاتھ نہیں جاتا ہے شہیم عطر و
 گلاب سے مشام جان معطر ہوتا ہے آبِ نوح و سرور آئینہ دل سے رنگ
 در دست دھوا ہے سر کو قدم بناؤ ذکر رسول سنتے کو آؤ

مدرسہ فضائل محفل مولد

یہ بزم پاک مولد غیر البشر کی ہے	یہ بزم پاک سرور عالی گہر کی ہے
یہ بزم پاک راویں دواؤں کی ہے	یہ بزم پاک خاص مہمانوں کی ہے

	اے مومنو ضرور تم ایمان قبول ہو ہر جو کرونا وہ تمہاری تسبیح ہو	
مغفل یہ ہے غمشہ عالی وقاری	مغفل یہ ہے غمشہ عالی وقاری	مغفل یہ ہے شفیع صغار و کبار کی
	جس پر کہ شفیقتہ ہوا رب تقدیر ہے بے مثل لاجواب ہے وہ بے نظیر ہے	
مجلس یہ ہے جناب رسالت مآب کی	بخشش ہے ختم چپہ کہ روز حساب کی	آنے ندیگا حشر میں آج آفتاب کی
	محبوب ہے خدا کا وہ جد حسین ہے کوئین میں اویکی عنایت سے چین ہے	
رحمت کا شامیہ نثرین قیاب ہے	قرش سفید رشک وہ ماہتاب ہے	منہ بچائی بہر رسالت مآب ہے
	یار و شریک بزم ہو ذکر رسول ہے مطلب یہاں کے آنے میں ہوتا حصول ہے	
روشن بیان میں جہان کنول کیلکیشمار	ہین چکی روشنی سے مہ و مہر شمار	اور ایک سمت سروچراخان کی ہی بہار
	جس سے کہ ظلمت شب و بکور دور ہے خورشید سرنگون ہے غل او کانور ہے	
ننگین چست بندہ ہی ہے تو نیکار ہو خوشنما	اکرتی شگفتہ عنچہ دل چکی ہے ہوا	

یہ احتشام دیکھ کے بزم لطیف کا	ہر ایک شخص کہتا ہے خوش ہو کے مر جیسا
کیا محفل رسول میں رحمت بستی ہے	اب آگے اس مکان کے گرد و گولہ بستی ہے
شان و شکوہ سے یہ مرتب ہے انجمن	کہتا ہے جس سے رشک لگ تختہ چمن
کبیل ہر ایک سمت ہے اس طرح نعمت زن	پہلوں نہیں سہاتا ہے راحت تن بدن
عطر بہشت لانا ہے رضوان لباس پر	بیہوش اپنے ہوش میں آتا ہے سرسبز
بزم شہ عوب ہے زمانے میں انتخاب	آتا یہاں ہے جو کہ وہ ہوتا ہے کامیاب
من کیا کون جہلتا ہے ان زم میں نواب	کر تے نبی میں عفو جرائم کا خود خطاب
حاصل زمین پر فخر وہ ہے اس مکان کو	ہوتا ہے جسکو دیکھ کے رشک آسمان کو
تے ملک میں بزم میں چل پھر کلہ تمام	تفویض ہے ہر ایک ذشت کے ایک کام
کون کا بپاش لئے ہے تو کوئی جام	سلکار ہا بخور کو لئے ہے کوئی نیک نام
موسیٰ مسیح شوق سے تشریف لا۔ لئے زمین	اونکے سوا میں جتنے پیر سب آئے زمین
نکیم نقل اجری امید ہو ہماں	حصے بیٹن کے رحمت خالق کیو گماں
کہا خوشی خوشی سے محبت کے بنیان	راضی ضرور ہو گا خداوند انس و جان
شیرینی خواب پیہر دلائلین کے	کوثر کے جام شہر میں پیہر دلائلین کے

یہ بزم کیا ریاضِ ثوابِ قائم ہے	اور ایمانِ لطیف خدا کے کریم ہے
اوکلی بولے حب ہے جو جلتی شمع ہے	خوشہ ذات پاک گلوں کی شمیم ہے
جو کوئی ایک بار بھی محفل میں آگیا	
اویں کہ چہرہ تار سے دوپایا	
ہمسفر ہے جس کا نام صحیح ایمان ہے	مفتون حسن پاک بنی بکمان ہے
دست سے مصطفیٰ کا سناج خوان ہے	چل کر غلو کہ بلبل ہندوستان ہے وہ
	مشاق ہر فرشتہ ہے اوسلے بیان
	پیشہ سنا ہے کیا قصیدہ نبی کی وہ شان کا
رَبِّ سَلِّمْ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ	اَمْرٌ جَبَّارٌ جَبَّارٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ

فضیلت درود شریف

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانا چاہئے کہ یہ ذکر خیر بنا باعثِ خوشنودی
 خدا اور محبت رسول ہے مگر چاہئے کہ جہاں یہ محفل بسر کرے ہو بسرِ خوشم و ہان کر دیکر
 احمد مختار رسول پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنو اور کثرت درود شریف کی کرو
 کہ اس کا پڑھنا بھی نہایت ثواب ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ اس کے پیچھے کا حکم فرمایا اَللّٰہُ
 تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہُ یُحِبُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْہِ
 وَ سَلِّمُوْا اَسَلِّیْکُمْ اَللّٰہُ تَعَالٰی ہل جلالہ و جل شانہ کے لئے ایمان و اورد و دعا
 پہنچاؤ پڑھو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اوپر بھی دو دینی پتھر ہیں ماور ہمارے فرشتے
 کی اور دینی پتھر ہیں سب جانا چاہئے کہ درود اللہ کا کیا ہے رحمت مانان کرنا اور راست

محمدی کے اور درود فرشتوں کا کیا ہے گواہی دینا اور اس کے اور درود ہم لوگوں کا کیا ہے
 نبیان سے کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اسے مومنو اسی پر سزاوار ہے درود
 ولہ جزہ حاجی و نہ دار ہے درود
 اسے مومنو معین گنہگار ہے درود
 کیونکر نہ بین کہوں کہ یہ گلزار ہے درود
 و کلمات صطفی کا یہ دیدار ہے درود
 یہ جو سہی زین اور شہوار ہے درود
 چھانا وہاں سرور و ولوار ہے درود
 دنیا و آخرت میں مددگار ہے درود
 صَلاَ جَبَّارُ جَبَّارُ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ

بھیجا خدا نے جسے کہ ہر بار ہے درود
 دونوں چاہیں دیتا ہے عزت و شہر کو
 کتنا ہے ایک دم میں گناہوں کو معذور
 پڑنے سے اسکے پانا ہے ہر ایک گل و
 اسے مومنو ضرور پڑھو اسکو و سب
 کیونکر نہ عاشقان محمدیوں شہسری
 ہوتا جہان ہے ذکر جناب رسول کا
 ہمسرہ طرح سے پڑھوں اسکو و سب
 رَبِّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ

اس آیت پاک سے نہایت عظمت اور بزرگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پائی
 جاتی ہے کہ پھر اللہ جل شانہ نے اپنا بذات خاص درود بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 واسطے اظہار قدر اور شہرت اور واسطے رغبت دلانے کی گناہت فرمایا دیکھو جب
 اللہ جل شانہ باوجود بے پروائی اپنی کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے
 تو امت کو لائق اور واجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبب تہجج ہونے کے درود بخانا اور
 حق تعالیٰ نے اپنا درود بھیجا اس واسطے پہلے بیان کیا تا صلوة ملائکہ اور متین کو تقویت بخیر ملائکہ
 کا درود بھیجا ارشاد فرمایا اپنے اور ملائکہ کے درود بھیجنے کو فقط ان سے کہ کلام عربین واسطے
 تحقیق کے موضوع ہے تاکہ فراموشی اس واسطے کہ فرشتے بھی مثل نبی آدم کے بلیات خصال قضاہ سے بچیں

اللہ جل شانہ سے بنا ہوا ہے میں اونکو بھی جیست خاطر حاصل ہوا اور درود کی بڑی تکلیف تھی
انسان سے اور مومنین میں اسکے پڑھنے کا رواج جاری ہوا و طرح طرح کے فائدہ می اوٹا لئے
پڑھنے کا جو کوئی احمد کا جان ستار درود
فرشتہ پڑھتے ہیں ہوتی امین رتبین نازل
درود خوان کو پس مرگ کیا عظمیٰ
ضرور پڑھتے رہو انکو جان دل است تم
خود اوپر کرتا ہے دس جنتیں خدا نازل
خدا رب دنیا سے روز جزا پچائے گا
خدا مدینے میں ہم سب کو مجھو پوچھاوے
سُبْحَانَكَ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ

کرے کا تحصیل اتنی سے کامگار درود
کیا خدا نے محمد پر ہے شہ درود
فروغ بخش ہے بیشک کے فرار درود
کبھی دکھائیگا فردوس کی بھار درود
نبی پر جو کوئی پڑھتا ہے ایک بار درود
کرو نہ دوستو تم ترک زینہار درود
پڑھو امین مرقد اطہر پر شہار درود
مَنْ جَاءَنَا مِنْ جَا رَسُولِ اللَّهِ

اللہ جل شانہ نے آپ کو اس آیت پاک میں نبی کر کے یاد فرمایا اور نام پاک آپ کا دنیا بھینکا
يُصَلُّونَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ بَلَاكُ اور آیات میں یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے ساتھ مذکور
اور غیر خطاب آپ کا اسم مبارک نبین لیا جیسے اور یسوع کو یاد فرمایا ہے یا اَدَمُ
السَّلَامُ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَنُوحٌ وَهُمَا فِي الْبَيْتِ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ مِنَّا
اَعْرَضَ عَنْ هَذَا وَاِمَّا يُوسَىٰ اِنِّي مَضَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ وَلَيْدًا وَاَوْدُ اِنَّا
جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْاَرْضِ وَنَزَّلْنَا اِنَّا بَشَرًا لَّعَلَّكَ نَعْلَمُ وَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ
وَالْعَيْسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ فَكُنْ نَعْمَةً وَلِيُوطِئَا تَا رُسُلِ رَبِّكَ اور جو کہیں
مرا حق خطاب اسم پاک آپ کا قرآن مجید میں واقع ہے وہ از روے محبت پیار ہو گا
است کے ہے ہمیں وہ جانیں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اس سبب محبت کریں

رتبہ خالق نے دیا کسو ہے برتر ایسا
تازہ تر جبکی ہونکت سے دماغ امکان
ناز کیونکر کرے امت عہی ہر دم
نور ایمان سے دو عالم کو کرے کامعمور
مست ہو جاؤں نے عشق محمد پر
لا سکتا بدم دہر نہ اوسکے آگے
ہے یقین آتش و نوح ہے چین اتر ہر
ترتیب سلیم علی رسول اللہ

اب رسولان میں ہوا کوئی پیبر ایسا
باغ عالم میں بسین کوئی گل تر ایسا
خود بچا لگا دیا ہلکے ہے ہر سپر ایسا
برج خوبی سے نکل آیا ہے اختر ایسا
لے خدا منجھو لے کوئی تو ماغیر ایسا
تھا پیر کا مے روے منور ایسا
ہلکے ہے حق نے دیا شافع محشر ایسا
ہر جا ہر جا کہ رسول اللہ

لکھا ہو کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ
اوپر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے اوسے تین روز
تک گناہ نہیں لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اوسکو نبی امن و امان میں رکھتا ہے وہ ہر وقت
سے نجات دیتا ہے اور اوسکو آسانی سکرات موت میں ہوتی ہے اور مخلصی پاتا ہے
آفات دنیا سے اور دور رہتا ہے فقر و فاقہ اوس سے اور خوشنودار ہوتی ہے وہ محفل
جن میں درود شریف پڑا جاتا ہے اور نور نمایان ہوتا ہے اور بڑا فائدہ دیتا ہے کہ وہ درود
حضور آنحضرت میں پیش ہوتا ہے اور آپ اوس سے محبت زیادہ کرتے ہیں بلکہ اکثر درود
خانو کا اپنے خواب میں اگر منہ جوم لیا ہے اور بعضوں کو گلے سے لگایا ہے اور درود
فرشتے سونے کے قلموں سے جانبدی کے تختہ پر لکھتے ہیں اور اوس شخص کے واسطے
زیادتی خبر و برکت کی دعا حق تعالیٰ سے مانگتے ہیں پس اے مسلمانوں تم کہ
لازم ہے کہ درود شریف کا وظیفہ کر دو دنیا آخرت میں مددگار ہو گا اور کام آئے گا

<p>یہ جو حبیب خدا پرست اور دُشتر ہے ہو اور دکھتا ہے اس کا وہ شاد ہوتا ہے اور ملتے اپنے پڑھنے سے اس کے خاطر خواہ کا طرح سے شب و روز ہم ٹہرین اس کے نام جان کو معطر یہ دم میں کرتا ہے حضور آئے ہیں محفل میں کیوں ہو غائب شر یہ کسی نرم سے دل میں بغیر سوچو تو رسول او کے عبادان ہمیشہ رہتے ہیں یہ محبوبت حق کا وہ ان نزول ہوا</p>	<p>کہ روزِ شریف کام آئے گا درود شریف دل بستر کا ہے راحت فراور دُشتر ہے ہے خاص و عام کا حاجت اور دُشتر ہے نبی پہنچتا ہے کبریا درود شریف شمیم دیتا ہے گل سے سدا درود شریف پڑھو عقیدہ دل سے در اور دُشتر ہے ہے اس مقام پر پڑھنا بجا درود شریف پڑھا جو کرتا ہے صبح و سدا درود شریف کھین کھینے جو ہمسہ پڑھا درود شریف</p>
<p>ترتیب سَلَامَتِ رَسُوْلِ اللہ</p>	<p>مَرْحَبًا مَرْحَبًا رَسُوْلَ اللہ</p>

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْبُخَيْلُ الَّذِي مِنْ ذِكْرَاتٍ عِنْدَهُ
 فَلَمْ يُصَلِّ یعنی بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ میرا ذکر کیا جائے تو ایک اس کے اور وہ
 مجھ پر ورد نہ بھیجے اور فرمایا مَنْ ذِكْرَاتٍ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ جَفَانِي
 یعنی جس کے قریب میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر ورد نہ پڑھے اس نے مجھ کو ظلم کیا اور بعضی روایات
 میں آیا ہے فَلَمْ يَدْخُلِ النَّارَ یعنی اگر وہ اس حالت میں مر گیا تو داخل ہو گا دوزخ
 میں اور کہا ہے وَشَقِيٌّ ذِكْرَاتٍ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ بِزَيْرِ لَوْ كُنْ كَاوَهُ شَخْصٍ
 کہ میں اس کے سامنے مذکور ہوں اور وہ مجھ پر ورد نہ بھیجے اور فرمایا وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
 فَإِنَّ بَرِيًّا مَيِّتًا یعنی مجھ پر ورد نہ بھیجا اس سے میں بری مٹی کی طرح ہوں
 ہم میں اختلاف ہے یہاں تک کہ کوئی شخص کو درود پڑھنے کی ہدایت نہ کرے دی دنیا اور دنیا کی چیزیں

<p>تساہین کوئی ہوا وصل علیہ السلام یار و عیب سے دعا وصل علیہ السلام جسے خدا نے ہے پڑا وصل علیہ السلام پہلی ہے چار سو ضیاء وصل علیہ السلام کرتے ملک بھی ہیں فنا وصل علیہ السلام کئے ہیں وہ بھی بردا وصل علیہ السلام اسکا وظیفہ کس رسا وصل علیہ السلام ہر جہاں ہر جہاں سر سؤل اللہ</p>	<p>تم ہو جیب کس پادشاه وصل علیہ السلام کرتی تم و الم ہے دور دینی و لوگوں کو سہ کسویہ اوج سے ملا ایسا بنی ہے کون سا نور بنی ہے جلوہ گر نرمین دیکو سرسہر مومنوں پر ہو دور و رحمت حق کا ہو نور باغ جہان میں جا بجا غور کا ہو وہیں کھلا کیوں ہو تو خستہ و طول ہنسے عاشق رسول رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْ سُرِّ سؤل اللہ</p>
--	--

بیان فضائل اخلاق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے جان نثاران محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کرو تم کہ قرآن شریف میں جو مراتب اور درجات آنحضرت کے حق تعالیٰ جانشانہ نے بیان فرمائی دلیل صلوٰۃ و سلام پر ہے کہ کوئی نبی اس مراتب اور درجات کا عالم غیب سے عرصہ نور میں نہیں آیا اور بزرگی برابر کی قدر اور منزلت کے نہیں ملی خیال کرنے کا مقام ہے کہ جبکہ آپ خداوند تعالیٰ کے ملاج اور شاہان ہو پھر او کا وصف کس سے بیان ہو تبصر کو کیا تاب و طاقت جو زبان بلائے اور قلم کو کیا قدرت جو تحریر میں بلائے

<p>مالک عالم ہے وہ محبوب ہے غفلت کا مشرع اعلیٰ نہو طرح اوس سدا کا وصف ہے دلیل میں اوس زلف غفلت کا</p>	<p>کیا بیان ہو وصف جسے احمد تخت کا بادشاہ مسلمان ہے او شفیع المذنبین سورہ و شمس میں ہے مع روئے پاک کی</p>
---	---

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

شک ناف تھا محل میں سے ختن آباد کا
 کون ہے شیدا نہیں آج کدوس لدا کا
 دم ہو جاتا مادل اک آن میں کفا کا
 دم او لچھتا ہند میں ہے ہنسے تاجار کا
 جبا عز جبار مشول

یہ مسلمانوں کی قسمت اور زندگی نامی اس آئینہ آک سے سامنے نکلا ہر ہوتی ہے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفٰسِقِینَ مگر تیسرے تفسیر میں لکھتے ہیں کہ فاسقین سے مراد کافر ہیں اور یہی ہیں سرگردان ہیں یہ قسم اللہ تعالیٰ کی اوپر کمال بزرگی اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کرتی ہے بطرح کوئی عاشق اپنے معشوق کی قسم کھاتا ہے کہ تیرے سر کی قسم یا تیری زبان کی قسم بیچ تو یہ سہم کہ کوئی پیغمبر ایسا بزرگ اور صاحب قدر حق تعالیٰ نے سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہیں کیا کہ جیسے حیات و بقا کی قسم کھائی ہو دوسری قسم کھائی اللہ تعالیٰ نے واسطے آپ کی رسالت کے اور فرمایا اِنَّ الْقُرْاٰنَ اَنْزَلْنٰهُ بِالْحَقِّ وَهُوَ الْحَقُّ تَوٰسِعُ رَحْمٰتِیْ اور راہ راست بتانے والا ہے یعنی قسم ہے مجھ کو قرآن محمد کی بات حق تو میرا ہیجا سوا ہے اور راہ راست بتانے والا ہے لوگو سوائے آپ کے اور کسی نبی کی اپنے کتاب عظیم میں قسم کھائی مگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکن تک کی قسم کھائی یعنی فرمایا اَلَا اَقْسِمُ بِهٰذَا الْمَبْدِیِّ الَّذِیْ ہُوَ اَوَّلُ الْاَشْیَءِ اَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الْعَرَبِیَّ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَنْتُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفٰسِقِیْنَ اور اس طرح قسم کھائی آنحضرت کے بعد اس کی دعا کیا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْہَدُ اَنْ لَا اَنْتَ اِلٰہُ اِلَّا اَنْتَ اَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَشْہَدُ اَنْ اَنْزَلْتَ الْکِتٰبَ الْعَرَبِیَّ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَنْتُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفٰسِقِیْنَ

خلق بہت بڑا عمدہ ہے جبکہ خداوند تعالیٰ نے آپ کے خلق کو بہتر اور عمدہ فرمایا تو خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کر رہے تھے حضرت عائشہ سے کہنے آپ کے اخلاق کو پوچھا انہوں نے کہا کَانَ خُلُقًا لِّلْقُرْآنِ آپ کا خلق قرآن تھا جو کہ اخلاق حمیدہ قرآن مجید میں مذکور ہیں وہ سب آپ میں ظاہر تھے وضع آپ کی باوقار تھی جو آپ کو دیکھنا سہیت کہنا نامرغوب تھی حضور سے مشرف ہوتا تو آپ کی محبت اور سکے ولین آجاتی ملاقات میں تقدیم سلام کی فرماتا نظر اس بات کے نہ رہتے کہ پہلے وہ سلام کرے ہر ایک سے آپ بکشاوہ پیشانی و رو بخندہ ملتے کہسی زبان پر کلام فحش یا درشت نہ آتے جو کوئی آپ کو بیکارتا آپ بیک فرماتے یعنی حاضر ہوں جس مجلس میں تشریف لے جاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جائے قصہ بالائینی اور صدر محل کا نہ فرماتے اگر کوئی شخص آپ کا ہاتھ پکڑتا جب تک وہ بچھوڑتا آپ بچھوڑتے عورتیں ضعیف جو آپ کو اپنے ہمراہ بلائے جاتیں آپ فوراً ان کے ساتھ ہو جیتے اور ان کا کام کر دیتے تمام عمر کی کو آپ نے ایذا ندی ہر چند جنگ احد میں فرماؤ نے آپ کو ایذا پہنچائی مگر ہمارے حضرت نے ان کے حق میں دعاے خیر فرمائی

<p>ان ہو کس سے تری شان یا رسول اللہ من چڑاؤ گے زندان غم سے شتر کے دن کہ عشق رخ پاک کا تہمارے ہے طرح سے میں شکل کشا کون نکو خدا کے واسطے صورت دکھائیے اپنی خدا کے سامنے بیشک وہ سرخرو ہوگا بکے کلاپ سے جو بغض و کینہ و سایین</p>	<p>ملکسین دیکھ کے حیران یا رسول اللہ بہون پہ ہو گا یہ احسان یا رسول اللہ رہیگا وہ نہ پریشان یا رسول اللہ کرو گے مشکلیں آسان یا رسول اللہ لبون پر آئی ہے اب جان یا رسول اللہ بجا جو لائیکام نہرمان یا رسول اللہ بہت وہ ہوگا پشیمان یا رسول اللہ</p>
---	--

بھرا ہے دلعین یہ ارمان یا رسول اللہ
بھرا صفت میں قرآن یا رسول اللہ
نہوئے پانے یہ بلکان یا رسول اللہ
قرن جفا قرن جفا قرن رسول اللہ

میں ہمارے روضہ کبریا کی چکھوٹے
نہ ہمارے کمرے پر ہمارے کتاب کا ان
یہ ہمارے دل خستہ کو سینے میں
زیرِ ستم علی رسول اللہ

حق تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے وَادْخُلُوا فِي مِلَّةِ اللَّهِ مُتَّبِعِينَ لِمَا
اَنْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ مِّنْ قَبْلِهَا وَتَحْتِ اَمْرٍ مِّنْ قَبْلِهِمْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ
لِّتُؤْمِنُوا بِهِ وَلِنَنْصُرَنَّهُ قَالَ اَفَرَأَيْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذَٰلِكُمُ اَمْرًا
قَالُوا اَفَرَأٰنَا قَالَ فَاَشْهَدُ وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ
جب لیا اللہ نے اقرار نبیوں کا کہ کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم سے پھر آدمی تم پر اس کوئی
رسول کہ سچ بتا دے تمہارے پاس وہ اسے کو تو اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے
فرمایا کہ تم نے اقرار کیا اس شرط پر لیا میرا وہ بولے میں نے اقرار کیا فرمایا تو اب شاہد رہو او
میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں اس آیت پاک سے بڑی تعظیم و تکریم اور عظمت و بزرگی
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائی جاتی ہے بلکہ صریح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت
سب پیغمبروں سے افضل اور بھتر ہیں کیونکہ اللہ جل شانہ نے تمہاری پیغمبری سے ایسے ایمان والوں
کو گامی پر متاق لیا ہے اور ایمان لانامیوں کا حضرت پرستندم ہے سبب رگی و فضیلت

شاہد اپنی وہی جانے سوا اس کے خدا جانے
ہمارا کا اور وہاں کا بھی اویس کو رہنا جانے
کہ سرفرویدہ باطن کا اس کی خاک پا جانے
رضاے خالق اکبر رضای مصطفیٰ جانے

رسول مجھے کے مرتبے کو کوئی کیا جانے
وہ بخشا بکار و وحشر عاقل کو یہ واجب ہے
پھر ہوا ایمان میں کامل مسلمان و سکول آدم ہے
کہ ہے جو حکم و سکون حکم جانے حق تعالیٰ کا

<p>شکوہ شان کو او کی گروہ اتیا جاسے او کیو باعث پیدایش ارض و سما جائے جسے ہو عشق اے ہمسرہ اسکو دلہا بنائے ہر جہا ہر جہا سر رسول اللہ</p>	<p>وہی بس افسرِ غیران سردارِ عالم ہیں مناسب گلشنِ امکان میں ہے ہر آفریدہ کو وہ ہے مشوق عاشق اسکا خلاقِ زمانہ ہی رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ</p>
---	--

اور فضائلِ آنحضرت میں ایک سورہ کوثر ہے کہ بھری ہوئی تعظیم اور تکریم سے ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَنَا اَعْطٰیْكَ الْکُوْثَرَ یعنی دے رہے تھو مجھ کو مناقبِ کثیرہ کہ ہر ایک اعظم نامی دنیا اور دنیا سے ہے فَصِّلْ لِّرَبِّکَ وَانْحَرْ پس جب دین سے تھکویہ نعمتیں مشغول ہو طاعت ہماری میں عبادتِ بدنی اور سال سے اور ذریت بدویوں کے کنسے سے کہتے ہیں تجھ کو ابر یعنی بے برکت اِنَّ شَانِکَ هُوَ الْکَآثِرُ پس جو دشمن ہے تیرا اور دشمنی رکھتا ہے وہی ہے نسل اور بے برکت ہے اس واسطے کہ تا قیام قیامت جو مومن کہ پیدا ہوگا اولادِ معنی تیری ہے اور ذکرِ تیرا منبرِ دل اور زبانِ عالم پر آخر زمانے تک بلند رہیگا کہ پہلے نام خدا کا لینے بعد اس کے نام تیرا اور آخرت میں سے تھکویہ درجات اور مراتب دے کہ وصفِ بیانشہ باطن

<p>بیان ہو مصطفیٰ کی کس طرح لطف و عنایت کا جسے عشقِ نبی ہے وہ نہیں محتاج ہونے کا مہر و خورشیدِ شرمندہ ہیں دونوں چرخِ گروا پھر بنا کر او کو دولہا عرش پر بلوایا خالق نے پہلا کس طرح سایہ اس قدر نور کا ہوتا ہے نبی کے دوست ہونے سے خدا کا دوست ہوتا ہے فروغِ نور ایمان سے یہ دل ہو گئے روشن</p>	<p>کہ اس کے کیا ہے اپنے وعدہِ شفاعت کا عجب دولت ہے یہ کیا پوچھنا ہے ایسی ریت کا دو عالم میں چاشنہ رہے اس کا ان ملاح کا زبانِ عاجز ہے کیونکر موصیائے شانِ شوکت کا کہ وہ پیشہ و شک ہے نمونہ دستِ قدرت کا لکھو نہ کر خوش طبیعت ہو عجب شمر ہے الفت کا پڑا پر توجہ او نہ رکے اس شمعِ نبوت کا</p>
--	---

محل ضرور دیکھو گئے شاداب عالم کے
خدا کی مصطفائی عاشق و معشوق کی باتیں
تسل دل یا رب مری کرو، تو یہ مری
جس جو پازیں دس ہاگہیں سہا اختیار اولہ
لیکھو کہ لیل دل او پسہ و جان سے قصہ قہر
جہا نہیں تہمہ آلا جہا ختم الانبیاء احمد

رحم سے پڑا چوٹا جوا دس ابر سناوستہ کا
وہی جانے نبی خواص جو دیای وحدت کا
بنون ہمارہ بکاش میں سرور عالم کی تربت کا
کیا غبار سے سرور سہا اوکا وشت جنت کا
وہ سہا سبز اور شاداب گل باغ رالت کا
نہ باقی نام عالم میں رہا کفر و ضلالت کا

سے ملے اس نام کو رقم کہ لکھا گیا آتم مبارک آپکا اوپر پیش اور کہتی جنت میں کوئی در
ایسا نہیں سہا کر لکھا ہو کہ لا اِلا اللہ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللہ وایت کی جزیر
حید الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
جب گیارہ سال کی ہوئی تھی کہ میرے پاس لکھا گیا کہ لا اِلا اللہ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللہ اور رقم
اروشتہ رقم علیہ السلام کی ایک نام پاک سے پڑا نچھالی ہر پرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
نہاں سہا کا جو یہ رقم نہیں پڑا اس کے اوکا وشت وایت اور ہر وقتہ پڑیل
علاوہ سلام سے لکھا ہوا تھا کہ میرے پاس لکھا گیا کہ لا اِلا اللہ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللہ
اے آقا اللہ لکھا کہ لا اِلا اللہ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللہ پیر کوچہ نام ایک پکا کر دوم علیہ السلام کو
عجب طرح کا سرور ہوا اور وشت وایت اور لکھا اور لکھا اور لکھا اللہ تعالیٰ نے
ہم پاک لکھا کہ لا اِلا اللہ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللہ کہ ہم سے کہ خود ہے اور نداوی در میان آسمان و زمین کے
دو اللہ تعالیٰ نے لکھا کہ لا اِلا اللہ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللہ اور نام رکنا آپ کے نام مبارک پہ پہیوں مبارک سانچہ کو
وینا آخرت میں جس کے نام لکھا کہ لا اِلا اللہ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللہ کہ قیامت کے دن یہ نام لکھا
جنت میں ہاں کا کل ہوگا اور غایت تہی خصوصاً ایت میں عرض کرینگے کہ نہ خداوند کریم

ہے کوئی کام لایق محبت کے نہیں کیا حق تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرمائیگا کہ نبی کو جو میں
عہد کیا ہے کہ ہرگز اس شخص کو دوزخ میں نہ آؤں گا جس کا نام محمد یا احمد ہو گا اور کہ اسے کہ جس
کبریاں ہمام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گا حق تعالیٰ اس کو ہرگز نہ عذاب دے گا اور نہ
انحضرت قیامت کے دن اس کی شفاعت کرے ہرگز نہ اس کی شفاعت کرے اور نہ اس کی شفاعت کرے

طرف تریہ اجیر گاشن میں دیکھا شاخ شاخ گو کہ گلزار نوت میں کھلے کیتے ہی گل سیر گل گلزار اپنے رنگ میں شربت تھا تازگی بخش گلستان وہ گل خوشتر گس ہے واہ کیا نخل قداحد ہوا ہے شربند باغ امرکان میں ضیاء احمد میں ہے نخل قدام احمدی میں تھیں شاخیں زری دوستی کو کون اس باغ جہانین جلوہ گر بیشرق ہی تجھ کو تو سیر گلشن ایجاد کر	جلوہ اور شربت تھا جتنا شاخ شاخ یہ عجیب اس گل نے دکھایا شاخ شاخ ہو گیا حق رنگ بے رنگ دیکھا شاخ شاخ ایلی گلشن تناسب سبکی کرتا شاخ شاخ مرغ ہر گلشن بھی کرتا ہے چرچا شاخ شاخ نور کا شعلہ غم کرتا ہے بیب ایشا شاخ شاخ کیون جاتی آجکی تاہ شیش شاخ شاخ قدرت خان سراسر ہے ہو یہ ایشا شاخ شاخ ہو گا ہمسر نور احمد جلوہ افرا شاخ شاخ
---	--

رَبِّ سَلِّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
حَرِّ جَبَّارٍ حَبَّارٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ

بیان قرہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جناب رسول مقبول کے نام سے عشق ہونا باعث حقا
چاہیہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لَا يَوْءُ مِنْ أَحَدٍ كَوْءُ خَتِّ
الْكُفِّ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
یسی یوں کامل نہیں ہوتا جب تک کہ عزیز نہ لے مجھ کو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور آپ اور

ساری دنیا سے اور جسے میرے روضہ منورہ کی آگے زیارت کی گویا اوس دیکھا مجھ کو یا تیرا
جو عشق احمد ہے اسے تھان چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

رہو نہ اس سس شہرین پریشان چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

سحر و دہرہ دہرہ الیٰ دل پر رہو نہ دل خستہ اور مضطر

کرو نہ تم اپنا چاک دامان چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

نبی کی تلو بہ گرجستہ تو ترک تو کیا کر کے الفت

خوشی خوشی اور شادان چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

محل نبوت کو نہ کہو چسکر داغ ہو سر بر سر معطر

رہو نہ ببل کی طرح آلاں چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

عجب و دینی ہے خوش نمایان کہ جسے باشت سبب میں دان

وہاں پر سستا ہے نور نیر و الہ چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

جو ہے تمناے دیدھاؤ نہ بار وقت یہاں اوٹھاؤ

نکا و دل کے تمام ارمان چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

نہرے رحمت خدا کی کیونکر بنا ہے جس جا مزار اطہر

معد پر جیل ہے گس ران چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

چمکتی ہر دم وہاں ہے بیل کلمہ بن قدرت کے لا تعد گل

عجب ہے سر سبز وہ گلستان چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

نبی نے دیدار ہے دکھایا مزار اپنے چہ ہے بلایا

اوشواؤ ہو گئے ہو گریان چلو مدہ سینے چلو مدہ سینے

ذکر فضائل امت محمدی علیہ السلام

جانتا تھا یہ کہ جس طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ السلام سرور انبیاء ہیں اور سید مہج اور علی
 امت کے لوگ بھی بہترین امت ہیں کیونکہ انہوں نے شرافت امت کے نبی کی انصافیت
 ہوتی ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کُنْتُ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلْعَالَمِينَ اور فرمایا
 الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتَمَتْ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَبِّدْتِ لَكُمْ
 الْاِسْلَامَ دین کا آج دین کا آٹھ اور یہ ہیں فضائل امت محمدی کا حسب سابقین بہت ہے بلکہ
 تم اسے امتیاز محمدی ہمارے واسطے حق تعالیٰ جل شانہ نے اہل غنیمت کا سوال
 کیا تاہم روسے زمین کو مسجد بنایا اور خاک کو عرش پائی جسے مقرر کیا کہ اگر باقی سے نہ ہو تو
 تیرم کر کے نماز اگر وہ کسی نبی کی امت کو نصیب نہ ہوتی اور وہ نہ نبی خاص نہ ہوتا
 واسطے ہے امت را القدا و ہمیں شریک نہیں جس کا فرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وَاللّٰهُ سَلَّمَ لِيْ اِنَّ يَكُنْ يَوْمَ الْقِيَامِ اَنْتُمْ اَجْمَعُونَ اُنْجَلِيْنَ مِنْ اَنْفَارِ اَوْجَعُونَ یعنی امت
 میری بڑی جاگزی روز قیامت کو اپنے پیروں کا گیسو اور ہر روز شہداء میں پیشانی کا ہار ہو
 سے اور نماز پانچوں وقت کی خاص اور تمہارے فرض زہدی امت سے نہ ہوتی ہے کہ
 واسطے نماز چار وقت کی تھی اور نماز عشا کی نہ تھی بہت سے چار نماز عشا کی تھی وہ نماز اسے
 رسول تھے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تاخیر کر یہ تم نماز عشا میں آنا واسطے
 کہ تم کو زرگی دی گئی اس نماز سے قبل تمہارے یہ نماز کسی اور امت نے نہیں پڑھی
 سبحان اللہ خداے کریم نے اس امت کو وہ شرف بخشا کہ پہلے تک کسی اور امت
 کو نہیں ملا کیونکہ نہ وہ امت احمد مختار ہے اس پر لطف و کرم خالق کا بیش بہا ہے

وہ تجلی ہوئی عالم میں کہ ساجد چکا

خلق احمد ہوئے امت کا ستار چکا

<p>مذہب اسے اہل جہان مستند اور حسیس ان جو ساجی سے تان ہون عیب کیا اسکا ایک ایک غامد مگنا ہے ہونی ظلمت ہمت نہ اسکی شیریں میں رسائی ہو جائے نہایت سزاوارت کے رسول اللہ</p>	<p>کیا نصیب کا تمہارے ہے سزا چرکا تجھے کہ پورہ نہ لے مہر دل آر اچکا لے نبی گوہر دندان جو تھما چرکا جنت کے شاہ رسل ایسا ہمارے چکا کس جہاں جہاں رسول اللہ</p>
<p>لے رہو ان طریقت محمدی معاوم کرو تم کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے وہ ایمان تیرا کیں جہاں مست سابقہ ہوئیں اور کوئی کج در بیان تمہارے نہ کہا مثلاً اگر تے نماز کھڑے ہو کر نہ بیٹھی یا بیٹھ کر نہ پڑھو اور اگر بیٹھ کر نہ پڑھی جائے لیٹ کر اشک سے ادا کرو اور ساج کیا نکو روزہ نہ کرنا اور قسم صا و حاستہ سیر میں اور کھلا کر تمہارے ٹاپے دروازہ تو یہ کا جیاباک کہ آفتاب پچھلے سے نکلے اور اٹھا لیا ہے او سکھو گناہ بھول اور یہ کہ اور زبردستی سے عا و ہو جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اِنَّ اللہَ رَفِیعُ عَنِ الْاَیْمَةِ الْاِطْعَامِ وَاللَّذِیَّانَ وَمَا تَلَوْا هُوَ اَنْ تَلِیْہِ یَعْنِ اللہَ تَعَالٰی نے اوٹا با مری امت سے ان چیزوں کو جو کہ خطا اور زیان اور زبردستی سے عا و ہوں او سکی باز پرس نہ کرے اور نبی اسر ایل جب خطا اور زیان کرتے تھے حکام اتھی میں اونپر عذاب سخت نازل ہوتا تھا بلکہ جو شخص نبی اسر ایل سے شے کے گناہ کہلاتا صحیح کو اوسکے دروازہ پر لکھا ہوتا تھا کہ فلاں شخص نے یہ گناہ کیا چنانچہ لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں ایک شخص نے زنا کیا تمام لشکر پر عذاب سخت نازل ہوا یہاں تک کہ سیکڑوں گناہ وغیرہ اور کبیرہ سرزد ہوئیں مگر حق تعالیٰ اپنے حبیب کے حق میں سب پر پانا ہو ہے نظر نفقت کی شامل حال دیکھنا</p>	<p>حشر کو بٹائیے ہم سبکو حضرت دیکھنا</p>

ہوگی وہ ذرہ نوازی بخشے جائیں گے گناہ
 پانچ گنا ورنہ جنت میں وہ بیشک نہ سما
 مانگ جو تو مانگتا ہوا ہے حسیب باد و قمار
 نور عشق احمدی دلیں ہوا جس کو ظلم
 آپ بخشائیں گے حق بخشیکا سب کو کچھ خوشتر
 شکیلا وہ کفر جہل کی قلم اس دہرے
 دین و دنیا میں ذلیل و خوار ہوگا سرسیر
 ہر درو دیوار پر ہے جلوہ گر نور حق
 اور بھی اتنے نبی گذرے زمانے میں مگر
 نام کے لینے سے ہوتا ہے ہر اک میں کلام
 عرش پر پاس اپنے اکدم میں بلایا آپ کو
 دیر سے ہم قسیر کھڑا ہے دریدہ تر تشنہ
 رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

مشرق کے آج غامیہ نگاہ سے منہ دیکھنا
 احمد علی ست کے گیارہ سو دیکھنا
 حشر کو اس ست کے کاغذ سے تفت دیکھنا
 واہ کیا پانی ہے گھر بیٹھیہ دولت دیکھنا
 عاشق و معشوق کا طرز محبت دیکھنا
 ہو گئی ہے روزگار کے ظلمت دیکھنا
 ولین جو رہتا ہے حضرت عداوت دیکھنا
 محفل مولودین کیا کیا ہے رحمت دیکھنا
 کب ملی تھی کس کو یہ مہرِ نبوت دیکھنا
 ہر زبان کیا ہے یہ لطفِ علاوت دیکھنا
 حق تعالیٰ کو جو تما منظور صورت دیکھنا
 آک نظر اس کو بھی لے ابرِ سخاوت دیکھنا
 مَرَّ جَا مَرَّ جَا مَرَّ سَوَّلَ اللَّهُ

اور فضائل تمہاری یہ ہے کہ جاؤ گے قبر میں یا گناہ اور نکلو گے بے گناہ جیسا کہ خبرِ نبی
شریف میں آیا ہے کہ اَنَا مِنْ تَشْتَقُّ عَنْهُ الْاَئِمُّرُ مِنْ عِنْدِ وَ غَرَبَ الشَّمْسُ یعنی
میں وہ ہوں کہ پھٹے گی زمین واسطے میرے اور میری امت کے اور نگلیں گے قبر سے
پہلے اتنو گئے اور ہوگی ایک نشانی اور علامت پیشانی پر سجدے کے اثر سے جیسا
کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے سَيَمَّا هُمْ فِي وُجُوْهِهُمْ مِنْ اٰثَرِ السُّجُوْدِ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں روز قیامت اپنی امت کو سفیدی

پیشانی کی پادشاہی کہ وہ اشجود سے ہوگی بچاؤ کا تو بہا میوہ ہے مکہ نماز پر مہر و زور
 ازلہ تار و کبیرہ سب ہمارے کام آئے گا بلکہ قیامت میں سب سے بیشتر نماز ہی جو جی ایلی

تو ہونے دو وقت جلسے یہ سب نچوٹم اپنا
 کہ بار در وقت سے نہیں اوڑھتا تو ہم اپنا
 روان قاب سے ہو جب قافلہ سوے عدم اپنا
 فرشتوں کے کیا تعلیم کو سر پلندہ ہم اپنا
 پہا میں انکسین عروں کے نما کیے قہم اپنا
 دکھائیں کسو پر یہ سیدہ صد چاک ہم اپنا
 دکھا وہ اب رخ روشن تم لے عالی شہم اپنا
 شاکر تار ہوں قاب سے جب تک نکلے دل اپنا
 جو فرماؤں محمدؐ طفے لطف و کرم اپنا
 ہر جا ہر جا سر سؤل اللہ

عزت سے نیرن گر شاخ خوش کرم اپنا
 حقہ رہی میں ہلایہ ناتوان کس طرح ہوا حاضر
 شفیع المذنبین او سو وقت رہے ہر تم بنو آکر
 شب معراج دیکھا مصطفیٰ کو جبکہ گردون پر
 شب سحر آؤ دولہا سیر حیات کو گیا جسم
 تمہاری ذات جب ہو مرہم دشت اسے اجمل
 او ڈھار و گلستہ نصیان کا پردہ میری نگاہوں
 وہ اس عالم سے کہ جہاں روضہ اطہر کراں حرم
 ہر وقت ہر لمحہ غافل و غافل سے دو عالم
 سرایت سکھائے علیؑ رسول اللہ

اللہ اس ہے کہ جب تہن شکر نہ کر دیکے سر ہانے سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے اس طرف سے
 نہ آؤ یہ اسی در کے در سے تو کو تہن کے کیا کرتا تھا تو چہرہ دہی طرف سے آتے ہیں صدقہ
 تھا ہے او ہر سے نہ آؤ کہ یہ اس جگہ کے خود سے صدقہ دیا کرتا تھا تہن بائیں
 طرف سے آتے ہیں روزہ کہتا ہے او ہر سے نہ آؤ کہ یہ اسی دہی ہشت سے ہو کا اور پیاسا
 رہتا تھا تہن بائیں طرف سے آتے ہیں جمعہ کہتا ہے او ہر سے نہ آؤ کہ یہ اسی جگہ کے
 خطہ رہے پیادہ نماز کو جاتا تھا تہن وہ جگہ دیتے ہیں اور سوال و جواب کرتے ہیں

اے نبی عصیان سے میں ناچا ہوں

کس طرح ہر ان پر عزم سے پار ہوں

جز گنہ ہوتے نہیں افعال نیک
کیا عجب تجلّی شیش تیری ہو اگر
تیرا عاشق ہے خداوند جان
آرزو دل بھی ہے روز و شب
جلدے رشکِ میعاد و شفا
قیدِ غم سے خستہ دینا چھڑا
صاف آجائے نظر نورِ خدا
روئے انور سے اوٹھا دو تم حجاب
گر گاہِ لطف ہو اے ابرِ فیض
ہم حق سے ہے ملا نام بنے
گمراہی سے پائین شاید راہِ راست
شرم آتی ہے بیانِ رازِ مین
بارِ عصا سے نہیں اوٹھتا دم
کیون نہ تیرے سرِ حیاں مشہور ہوں
رہا ہے سنا کہ علی رسول اللہ

ہیں سرِ سرِ اسرارِ قبل
ہیں غلامِ احسنِ دُعا
پیشِ سببِ جہین کہ علاجِ دارِ غم
تیرے روضے کے نینبے وارِ غم
ہو گئے ہیں ہجرِ مینِ سارِ غم
تیری امت میں ہیں اس سرِ دُعا
ہوں گے وعدت سے گر و شاہِ غم
لے نئی ہیں طالبِ بیدارِ غم
تازہ تر ہوں صورتِ گلزارِ غم
ہیں خدا اس نام پر ہوا
خوابِ غفلت سے بونہولِ غم
حالِ دل کیونکر کریں انہارِ غم
دیکھیں کیونکر آپ کا رُبارِ غم
نفت کے لکھتے ہیں سب شاہِ غم
ہر جا کہ ہے حبِ رسول اللہ

بیانِ ولادتِ باسعادتِ حبیبِ یاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیانِ خلقت و تولدِ مصطفیٰ اینجاست
عیانِ صفیوتِ ذاتِ و ازنا اینجاست

یہا کہ بزمِ طربِ خیز و جانفزا اینجاست
خداے پاک کہ کردستِ صاحبِ ہولاک

جنوت اللہ جل شانہ کو اپنی حقانی ظاہر کرنا منظور ہوا اسام مخلوقات کی پیدائش
 سے پہلے اس وقت تک کہ جسے کو دیا گیا کہ اس کا پیدا ہونا چاہیے وہ
 نور ہزار ہاوں کے اندر ہو کر نشان ہو گیا اور اسے سجدہ کرنے کی حکمت کا حقیقی
 جل شانہ نے فرمایا ایسا ہے کہ جو یہ پیدا کیا ابتدا خلق کی کرو نکالیں۔ جسے اور اسکا
 دیوان کی کرو نکالیں پھر دوسرے عرش و آسمان و قلم شمس و قمر
 آتش و سلاخ اور آج انبیاء و آں ہشت و درجہ دریا بہا پیدائش کے جیسا کہ
 فرمایا انحضرت سے کہ انا بنی نوادہ و خلق کلہم من نور یعنی تمام مخلوقات میرے
 نور سے پیدا ہوتی ہے اور میں نور خدا سے بعد اس کے جبیریل علیہ السلام کو حکم فرمایا
 کہ زمین پر جائے اور ایک مشت خاک لائے پس بمجر حکم خداے عزوجل کے
 جبیریل امین نہایت شاد و خرم زمین پر آئے اور ایک مشت خاک مقام قبر انحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر اور اس نور منور کو اس خاک میں ملا کر آب
 تسنیم سے خمیر کیا پھر مانند موتی و درخشان کے بنایا اور تمام زمین و آسمان دریا
 پھاڑ و ظاہر کیا میں بعد اللہ جل شانہ نے آدم علیہ السلام کو بے باور پر
 کے پیدا کیا اور نور محمدی اُنکی پیشانی میں جمکایا اس طرح وہ نور پاک آدم
 علیہ السلام سے شیعہ اور شیعہ سے نوح علیہ السلام تک پہنچا پھر اُن سے
 ورجہ بدو جب متقل ہو کر ابراہیم علیہ السلام اسے اسمعیل علیہ السلام بعد
 اُن کے نبوت نبوت عبد مناف اور اسے اسم اور ہاشم سے
 علیہ السلام اور عبد المطلب سے عبد اللہ کہیا گیا

ایک پشت بدترین ہے وہ نور

اہل عالم ہوشیار اور مسرور

جو منور کرے گا عالم کو	خشنہ دے گا سب آدم کو
اسم پاک اور کجاوہ محمد ہے	وہیہ لطافت حق کا چیدہ ہے
عاشق زار اوس کا ہے بعد	دو لون عالم کا ہے وہی مقصود
ہوئی خلقت ندا و یکی اگر منور	بھرست دالی کا ہے وہی نور
اوس کے باعث سے سب ہوا پیدا	وہی کہ ہو جو تم یہ ارض و سما
ہوئے پیدا بہت نیچے جسم	اسے یہ سب کن ہوئے نہیں برتر
یہ تو سیرالین نہ اس کے	حسرت حق کے کاٹنے کے
انکی ہر ہر مصطفائی ہے	نکے قطفین سب خدائی ہے
ہر شخص ہر گھر سے نکلے	سختی و جفا میں نہ اس کے
ساتی مخلوق اپنے سے مستعد	اس کی ایمان جیسا حسد ہوا
مکمل لازم ہے بس بھی	روزیہ سے ہوا روزہ اور
کرب سب کے رسول اللہ	ہر جہت سے جیسا کہ لکھا

لکھا ہے کہ عبداللہ والد بزرگوار آپ کی نہایت جہان خود صورت اور نکاح تشکیل
 و چیل شیرین کلام و خوش بیان ایک سیرت اور خجستہ کردار سے تھے اور
 محمدی انکی پیشانی میں پر تو فغن تھا تمام ملک میں شہرہ حسن اور نکاح تھیں اور
 زوجان کے کی اوس کے حسن جمال پر عاشق و شیدا تھیں اور ہر ایک عورت خود بخود
 یہ جانتی تھی کہ کسی ناز و انداز سے عبداللہ کو اپنے دام محبت میں پھنسا لے جبکہ
 عبدالطلب کو یہ حال معلوم ہوا چاہا کہ کسی عورت با شان و شوکت کے ساتھ
 نکاح جلد نکاح کر دینا چاہے اس لئے کہ عبداللہ کسی عورت کے قریب میں

آپاں ایک عیدِ دوستِ اہلِ ہندوستان کو پونجی دے سیتا ہری۔ اس کا نکاح عبداللہ کے ساتھ ہوا اور عیدِ شہید سے ذکر کیا کہ میری دستِ آئینہ ہے اس کا نکاح عبداللہ کے ساتھ ہوا اگر آپ کا مقصد یہ ہو کہ میرے غرض کہ ہر ششہ طہین کو پسند ہوا دلِ رضا مند ہوا اور نون طہین کا نکاح انجام ہوا القصد حضرت عبداللہ کو عیدِ المطلب ساتھ لکھنؤ میں رہا ہری مکان پر گئے اور حضرت آئینہ کا نکاح عبداللہ کے ساتھ کیا حضرت عبداللہ نے تین روز تک آئینہ طاہرین کے پاس قیام کیا چنانچہ اس ایام متبرکہ میں نور محمدیہ نے حضرت آئینہ کے شکوہ مبارک بن قرار فرمایا

باغِ جہانگیر آبی سحرِ ہمارے
یہ آئینہ شہر سے بہی تھا ہمارے
سنبھل کا بال بال سنا بیچا ہے
جس سے نمودار رہتا ہر دور کا ہے
باقی تین تین نام کو جس سے نہ فارغ ہے
مادر کے زباں تین تین وہ گلزار ہے
اور کوئی مثل اس کے نہیں پیدا ہے
دھام تین آئینہ والا شہرِ دیو کا ہے
قری ہی اکتی صلی علیہ السلام بار ہے
پٹی اس کے ابر کرم کی پہاڑ ہے
اب آویار معل بھی اتنا ہے
عے نور محمدیہ ہر اک دلِ نگار ہے

مبہل ترانہ سنج ہی بار بار ہے
چھوڑا ہے چار سمت ہر اک تختہ چمن
نگس اشارِ باریاں کرتی ہے چار سو
بادشہم نے وہ شگفتہ کیلین گل
یہ اکٹھا نہیں کھلی ہے ہر اک ٹہنی
کیونکہ یہ صغیر و شگفتہ ہر باغِ دہر
جس پر کیا غبارِ حقیقی ہے شہینہ
نغمہ سے گی گلشنِ زیبا سے اک قلم
اعجاز ایک ادے سا اوس گل کا ہر عیان
پانی جو تازگی ہے گلستانِ دہر
سجیہ کالی صحن گلستانیں چمنی
عالم میں اس کے دہم جو آمد کی ہو مٹی

ہم جن میں ہے وہ گل احمدی کھلا کرت سکتہ علی رسول اللہ	جسپر کہ وہ دم دل عالم شاربے اھڑا جگا اھڑا جگا رسول اللہ
---	--

جس رات آمدہ خاتون حاملہ ہوئیں اور رات کو ملائکہ آسمان زمین سے فرحت سرور کیا جبریل علیہ السلام نے کمال خوشی سے علم سبز محمدی لیا کر کعبے کی بہت پر گھڑا کیا اور تمام دنیا میں یہ قرۃ سنیا کہ آج کی رات نور محمدی نے رسم آئینہ کو منور فرمایا اور رضوان داروغہ بہشت نے دروازے بہشت کے کھول دیے اور تمام تمام کو خوشبو سے معطر کیا اور رات کو چپاے روئے زمین کے گریا ہوئے اور چونکہ برتد جانور آپس میں بکھر ہوئے اور دریائی جانوروں نے ایک دوسرے کو خوشخبری سنائی بت روئے زمین کے سرکھول ہوئے شیطان بعین کوہ و صحرا میں آہ و نالہ کرتا رہا

حبیب خدا جو محمد نبی ہے کنیا رحمت حق کا ہے شامیان	ولادت کی اور سب کو نہایت خوشی سبب عجب اندر کی پائنتی تھی بچی بہت
تھے جبریل کا زمین تمام اب وہ ہوتا ہے دنیا میں جلوہ فروزان	کہر کھڑے ہر حضرت کسی سہا کہ جبکہ سب سے یہ خلقت بھی رہا
نہیں کوئی جاے میں پھولوں مانا تھے میلاد حضرت سے جو شخص ناخوش	ہر اکسے کہ یہ دنیا اس کی خلق ہے بلا شاک وہ گمراہ اور روٹھی بہت
سدا اچھا پاک کے اور ککو وہ ہمیشہ امت کا عاشق ہے اپنی	بتاؤ تو محمد سر نبوت نبی ہے کہ وقت ولادت کھا امنی بہت
بس اب جلوہ گر جلیلہ شاہان	سلامی کو ساری یہ خلقت گئی ہے

محسب الیہ المہین ذکر خوشی ہے
یسا کہ شہری و مہرینہ ہے
کھستان کی بہم کمل ہر کلی ہے
بس اون کے بہتے وہاں غلصی ہے
متر حباً متر حباً سر مت قول اللہ

ہر اکساہنی شل گل خندون ہے
سائے کو آتا ہے کہ خواہستہ
خبر کی آمد کی سحر حبست
وہین شافع شہر ہے شہر ہستہ
نرا بیت سلیم علیہ رسول اللہ

جاننا چاہتے کہ سب کو خوشی میلاد رعل کی ہوئی مگر ابلیس کہیں کا نام غرا نریل ہوتا
اُسے نہ ہوا بہت تہنک اللہ افسوس کی عبادت کی یہاں تک کہ علم الملوک ہوا یعنی
فرشتوں کو سبق پڑا تا اس کو خوشی میلاد ہی کی نہیں ہوئی جبکہ آدم علیہ السلام
کی پیشانی میں نور محمدی جلوہ گر ہوا اسے تعالیٰ نے نامی فرشتوں کو ان کے سجدے کا
حکم فرمایا سب نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا فقط ایک نے ادبی
کے باعث سے مردود بارگاہ لم نریلی ہوا طوق امتداد اسکے گلے میں پڑا
اوس راستہ کو عجب طرح کی شادمانی ہوئی

گویا ہوئی زبان و خوش طبعوں کی
باغ بہسان میں آج ہے آجضوں کی
لے مومنو یہی ہے نشانی ظہور کی
تعطیم تھی فقط یہ ہے کہ نور کی
اوس نور سے چمکانی ظلمت ہی دور کی
ہوتی ہے آشکار یہ رحمت غفور کی
خوشبو ہے چار سمت سے آتی بخور کی

شادی یہ ہے ہمارے نبی نے ظہور
بیل چمک رہی ہے گلون و بہن ہینا
جبریل نے کیا ہے نصب کعبہ پر علم
آدم کو سب فرشتوں سجدہ جو تھا کیا
اتنے سے بہت بگلی فاریس کی سار کواک
پیدائش رسول نہیں صاف ہے نمود
ساگا ایسکے حورون نے جنت میں آؤ

اسات وصال ملک کے چرخ سے	سب کیفیت حصول شاد و سرور کی
ہمسر وہ شخص جانیگا بیشک بہشت میں	قرآن ہی کی گنجائش اور اس کے امور کی
سَلَامٌ عَلَیْكَ عَلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ	ہم جہاں جہاں جہاں رَسُوْلُ اللّٰہِ

آئمہ خاتون سے روایت ہے کہ مجھ کو ایام حل میں کوئی بار و بوجہ یہ کہ ابتدا سے حل میں عورتوں کو ہوتا ہے ہرگز نہ معلوم ہوا بلکہ انہی تک ظاہر نہ تھا جبکہ چھ بیست حل کے گزرتے تب مجھے خواب میں کسی شخص نے کہا کہ اے آئمہ خاتون تو حاملہ ہے تمہارے شکم میں محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جب یہ پیدا ہوں انکا نام محمد رکھنا اور توریت اور انجیل میں اسم پاک انکا احقر ہے بعد اوستے مجھ کو خواب میں اگر ہر ایک نبی مرسل نے خوشخبری سنائی جب مجھے معلوم ہوا کہ میں ماہوں اوس مدت میں عجب خیر و برکت شامل حال قریش کے اعلیٰ فیاض و شرف ہوا یہ نہ ہر سال میں سرسبز ہوئی تھے کہ قریش نے اوس سال کا امام ستہ الفتح و الامتاج نکھائیے سال فتح اور خوشی کا قبل پیدا ہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عید اللہ آپ کے والد کا انتقال ہوا عید اطلب کو اس سال قیامت انگیز کی خبر سن کر نہایت رنج ہوا اور فرشتوں نے بارگاہِ خدا میں رو کر عرض کیا کہ اے خداوند و جہان آج محبوب تیرا یتیم ہوا خطاب آیا کہ اے ملائکہ تم ہرگز نہ رنج و غم کرو بلکہ اونپر درود پڑھو اہم اپنے محبوب کے آپ حافظ و نگہبان ہیں

آمد آمد ہے جہان کے شاہ کی	آمد آمد ہے رسول اللہ کی
آمد آمد حق کے ہے محبوب کی	آمد آمد حق کے ہے مطلوب کی
آمد آمد اوس گل خندان کی ہے	جان نقد حق ہے ہر لحاظ کی ہے

شہر و سہل آنکا اوسکی اب یہاں
 باغ و نیامین وہ شہر آتا ہے آج
 یہ وہی وہ شہر ہے جس میں متین
 کیون نہ نورت شادمانی کی سبجے
 بیج خوان چیلے ست سارے انبیا
 نور سے روشن کر لیا جو ہر سان
 کوئی وہ میں جلوہ وہ قبا لے گا
 پیل شہیدان کی دینا جو باغ پارغ
 غل یہ ہے یہے رون انبیا
 کیون نہ عید عاشقان ہوئے سیر
 بیج خولی سہوہ لکھ گات
 ہے شجہ شامان شادی کا عیاں
 عظمت ندرین نور سے بھر تیار
 پہنچ چیل سے ترانہ سا وور
 چیلے شہر کے دل پہ لکھ لکھ کر
 نہت سارے شہر کے دل پہ لکھ لکھ کر

ہر شہر کی تہیت گو ہے زبان
 سب سلاطین و ہر سان وینگہ خیل
 ہے نقیب جسکا شہر فیض الدین
 آمد آمد مظطفی کی آت سہیل
 اب تہور اوس شادانیمان کا ہوا
 وہ مدہ کامل اب آتا ہے یہاں
 اپنا حسن دلبر باد کھلائے گا
 نور احمد کا ہے اب پایا سراغ
 حشم ہوئے اتغیہ کم کو جو چین
 آتا گا تجو ببار می کا نکسیر
 ہو گا عالم جس سے روشن سیر
 شہر شہر نافرش سب ہر شان
 چیل سے شہر ملک ہر شہر
 اب رسول اللہ کا ہر شہر
 مر جہا حشر ہے علی ہر شہر
 نہت جہا حشر ہے علی ہر شہر

حضرت آمدہ سے منقول ہے کہ یہ شہر آتا ہے حل میں یہ خواب دیکھا کہ ایک نور
 عظیم الشان شہر ہوا اوسے تمام عالم کو منور کیا اوسکی روشنی میں
 پھر انبیا ہر شہر سے لے کر دیکھیں پھر سے ایک شہر ہے ملک شام میں

جہاں میں حلوہ اُٹھ کر آئے وہاں اب وہ پیالے
 بکھیر کر اک جہاں شیدا ہو سکے کئے روشن پر
 کیا انگشت سے متناہب کو دھو کر کے گرد و نیر
 نہیں رکھتے ہیں توشہ آخرت کا پاس ہم تم
 ہول ہے کون گل بہار بے شکفتہ آج گلشن میں
 نہو کہ سطح پر برتر او سکا تیرا نبیاؤں سے
 قدیر نور کا مہر ملا تھا سب سے نبیوں کے
 نظر کیونکر نہ آئے کہ وہ ہر سے آج کئے سے
 بلا و ہمت ہوئے جگہ کو تم نے میں
 رہت مکتبہ سے ملے رسول اللہ

جو محبوب و دو عالم ہے خدا کا ہی دوارا ہے
 سہ کھانے غریب میں نہیں بستر ہمارا ہے
 فقط ارے سایہ اتنا ہمارا تو کیا آتش کا ہے
 مگر ذاتِ رسول اللہ کا ہونے ہمارا ہے
 معطر جبکی خوشبو سے ہوا گلزارا ہے
 محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا عالم جو ہے
 یہ وہ نور ہے جس سے نبیوں نے آگے ہو کر آئے
 کہ یہ نگاہ جہاں روشن وہی نکلتا ہے
 محمدی در رفعت سے ہے تہا ساری اوکھلا ہے
 مگر جہاں ہے جہاں سے ہے رسول اللہ

لکھا ہے کہ جن وقت آمنہ خاتون کو روزہ معلوم ہوا تھا وہاں سے گھبرا کر نکلتے تھے
 کہ اس وقت بیٹا ان عیدِ معاف کی یہ ہے پاس ہوتی تو میرے کام آتی تھی ابھی یہ کلام
 ختم نہ کر چکیں تھیں دیکھنی کیا ہیں کہ بہت سی عورتیں خوب صورت ان کے بال سیاہ
 اور رخ رخساری تھے انقدر آئین کہ تمام گھر گھیر گیا وہ سب کے نگین کہ اس سے آمنہ
 والدہ رسول اللہ رحمہ اللہ حیرن جنت کی ہیں ہوا کو صائے تمہاری نصرت کو بھیجا ہے
 ہم سب آپ پر قربان ہیں اور آپ کے تولد کے وقت بہت سے عجائبات ظہور میں آئے
 ازاں حال یہ کہ والدین ابی العاص نے بیان کیا کہ شب ولادت میں میں آمنہ خاتون
 کے پاس حافہ بیٹے دیکھا کہ تارے آسمان کے زمین پر چھپک آئے تھے
 ہوا را حقد نزدیک ہو گئے تھے کہ گان ہوتا تھا زمین پر ٹوٹ کر گر رہیں گے

<p>محمّد بن حنفیہ سے پہنچا کہ میں نے گویا ایک جیسے نے سب سے زیادہ ان میں سے کہ میں نے سب سے زیادہ ان میں سے عجب بظہر میں اسے ہم پر میں محتاج جسے تو نے دو عالم میں جسے قرآن مجید جبار رسول اللہ</p>	<p>یہ الطاف خالق ہے کس پر کیونکہ بخشا یہ روح و شرف ولادت سے ہر امتی شاد شگفتہ عجب آج یہ گل ہوا کرین شکر کیونکہ خدا کا کہ غمخوار است کا بہت کہی و ہم میں اس سے کہ بہت سب سے اسے</p>
--	---

حضرت امام جعفر سے روایت ہے کہ قریب بضع حمل کے ایک روز دشت ناک
 میں تھی کہ کھڑے سے جگر نہایت خوف پیدا ہوا اتنے میں ایک مرغ
 سفید آیا اور اسے اپنے بازو میرے سینے پر لے وہ خوف مجھ سے دور ہو گیا
 معلوم ہوا کہ ایک شخص نے پیالہ شربت کا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد
 سے زیادہ شیرین تھا میرے روبرو رکھا اور میں بار بار صرا کر کے پلایا میں خوب
 سیر ہو کر آیا بعد ازاں اسے اپنے ہاتھ میں لے کر پیہرا اور یہ کہا

<p>جلوہ گر ہوا تاج جلوہ گر ہوا جیب کروکار جلوہ گر ہو چارہ در دھنسان جلوہ گر ہو بیج جود و سخا جلوہ گر ہوا امام اہل حقین</p>	<p>جلوہ گر ہوا شاہ دوسرا جلوہ گر ہوا رسول نامدار جلوہ گر ہو دستگیر کسان جلوہ گر ہو مظہر ذات خدا جلوہ گر ہوا شفیع اللہین</p>
--	---

<p>مِثْلُ سُنْبُلَاتٍ مَا نَزَلَ بَيْنَنَا مَرْجَبًا قَطَا يَا وَجْهَ الشَّمْسِ فِي رَسْمِ جَبَا أَنْتَ نُورٌ قَوْقُ نُورٍ مَرْجَبًا أَنْتَ مِقْبِلُ الصُّدُورِ مَرْجَبًا يَا مُؤَيَّدَ كَامُحَمَّدٍ مَرْجَبًا يَا إِمَامَ الْقَلْبَيْنِ مَرْجَبًا وَالْفَا حَتَّى لَأَنْتَ أَظَلَّتْ مَرْجَبًا وَالْمَلَكُ صَلُّوا عَلَيْكَ مَرْجَبًا جِبْتُمْ وَالْمَلَأُ مَعَ تَسَائُلِ مَرْجَبًا مَرْجَبُ شَمْعِ شَبَابَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ قِيَامِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ سَحَابَاتِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ شَمْعِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ سَحَابَاتِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ شَمْعِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ سَحَابَاتِ مَرْجَبُ بَرْزَا</p>	<p>أَشْرَقَ نُورُكَ مَرْجَبًا مَرْجَبًا وَأَسْتَفْتُ مِنْهُ أَمْدًا مَرْجَبًا أَنْتَ شَمْسٌ أَنْتَ يَدٌ مَرْجَبًا أَنْتَ الْمَبْرُورُ وَنَا لِي مَرْجَبًا يَا حَسْبِي يَا حَسْبِي مَرْجَبًا يَا نَعْمَ وَمَا الْخَافَتَيْنِ مَرْجَبًا مَا كَانَا نَا الْعَيْنِ حَتَّى مَرْجَبًا بِالسَّوَى إِلَّا إِلَهُ مَرْجَبًا عِنْدَ مَا شَدَّ الْحَكَامُ مَرْجَبًا مَرْجَبُ سَلَمَةِ دَارِ تَابَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ عَالَمِ كَسَمِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ سَحَابَاتِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ شَمْعِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ سَحَابَاتِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ شَمْعِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَيْلَتِ سَحَابَاتِ مَرْجَبُ بَرْزَا</p>
--	--

مَرْجَبُ لَيْلَتِ شَمْعِ مَرْجَبُ بَرْزَا
مَرْجَبُ لَيْلَتِ سَحَابَاتِ مَرْجَبُ بَرْزَا

<p>شَمْعُ سَنَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا سَبْ بَرْجَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا</p>	<p>شَمْعُ سَنَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا سَبْ بَرْجَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا</p>
---	---

<p>محبوبِ نوحیٰؑ نوحیٰؑ نوحیٰؑ سب سے شریف و عزیز و عزیز یارِ مخلص و جبار و عزیز کہا و صفتِ شانِ او چنان کہ او شون جگر کی قبر سے بہت تو امت کا ہر دم بہادر و جنگجو سوا حق کے رتبہ ترا جائے کون ترے و تر و یکے جبریل بھی مدینہ نبین جا کر میں بیشک کہوں بہت درو و دوری سے بہت بدین بقول خدایا عاشق تو عشق ہی ہے</p>	<p>تو سب سے عزیز و عزیز و عزیز گلی و سب سے شان و عزیز میں یہ سب سے شان و عزیز سوا و رفعتِ شان و عزیز آواز و زبان و عزیز ہر سے شان و عزیز وہ سب سے شان و عزیز ہر سے شان و عزیز سب سے شان و عزیز تو کر شان و عزیز عشق و شان و عزیز</p>
---	--

فندہ انجیہ اسے مرورد و ہلال
 ہفت تہ کی جان و عزیز

<p>آپ ہیں دنیا کے سرور آپ ہیں مرقد یا حبیبِ سلامِ علیک صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ تجھ اک عالمِ فدا ہے نوشیہ ہر دوسرا یا حبیبِ سلامِ علیک صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ آپ وہ اوج یا یا جو سجد میں بھی آیا یا حبیبِ سلامِ علیک صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ</p>	<p>آپ ہیں دنیا کے سرور آپ ہیں مرقد یا نبی سلامِ علیک یا رسول سلامِ علیک تجھ اکرامِ خدا ہے کون تجھ اور سب کا یا نبی سلامِ علیک یا رسول سلامِ علیک کس کو ہے قرآن آیا کس کو خالق بلایا یا نبی سلامِ علیک یا رسول سلامِ علیک</p>
--	---

<p>اول و آخرت میں ہوا بطریق تمامہ تمجید میں یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک التجلیات میں ہوں یہ لایا اور وہ غیبت چھتا یا یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک اسب سے پہلے میں بلاؤں محمدؐ سے مجھے لکھا ہو یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک پہلے میں خیر ان کے لیے لایا حال</p>	<p>دین کے ہر چیز میں ہر قسم پر تمامہ تمجید میں یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک تجلیات میں ہوں یہ لایا حال ان کو سکنا یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک اسب سے پہلے میں بلاؤں محمدؐ سے مجھے لکھا ہو یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک پہلے میں خیر ان کے لیے لایا حال ان کی کرو مشکل آسان</p>
<p>یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک</p>	<p>یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک</p>
<p>اسلام علیک منی والصلواتی یا رسول یا اقول کیف حال میں لا ینفخ سلیم ان فی ہجرک عذابا عذاب لا یطاق مست کفر مخفی و کنت کثر انخفض انت خیر الخلق خیر الانبیاء خیر الرسل انت موج اول الامواج فی البحر القیم انت جواد کریم مخن قوم ساعون اشتر ذنبی بعفوک لیس فی فیہ خبیثا</p>	<p>ایس کی حسن اہم کی التجاتی یا رسول انت تعلم انفسی و اسیاتی یا رسول ان فی و ملک حیاتی یا رسول اختفا داخل نے عین الندواتی یا رسول مصدر الخیرات محمد والصلواتی یا رسول لیس شکم مکرم فی الکائنات یا رسول من نصاب الفضل شیا فی الزکات یا رسول بعت سک فی الازل مع البیاتی یا رسول</p>
<p>سلم اللہ علی روحک و صلیک و اما کل ساعاۃ النہار و البیاتی یا رسول</p>	<p>سلم اللہ علی روحک و صلیک و اما کل ساعاۃ النہار و البیاتی یا رسول</p>

خدا کی ہو رحمت پہ لاکھوں سلام	چار رخ نور ستارہ لاکھوں سلام
کیا دولت دین سے ہے تنے پر	تمہاری سخاوت پہ لاکھوں سلام
پہر تیرے دست نغمہ مال کر لی	شہادت تیری آست پہ لاکھوں سلام
ہو جا حسیہ شیرازہ سے جہان	پڑھو اوعلیٰ صورت پہ لاکھوں سلام
مہی دونوں عالم کا سردار ہے	اقل اہل ریاست پہ لاکھوں سلام
بتائی ہے جسے تمہیں راہ راست	کہو میں ہدایت پہ لاکھوں سلام
رہے روز و شب طاعت حق میں	نبی کی عبادت پہ لاکھوں سلام
تمہیں وہ مرن اشرف المخلوق ہو	تمہاری شرافت پہ لاکھوں سلام
نتجہ حسنہ دیکھا وہ شہید ہوا	تری شکل میرت پہ لاکھوں سلام
معطر کیا جسے باغ جہان	کہو اوعلیٰ نکلت پہ لاکھوں سلام
جو بخشا نیلے جرم ہمہ سرا	ابن اوعلیٰ شفاعت پہ لاکھوں سلام

الصلوة والسلام عليك يا سيدى يا مولائى يا رسول الله اعدوا
والسلام عليك يا شفيع المذنبين عند الله اغلظ ولما دنى بى
فضاء كما جئ لوجه الله تعالى واظلمت عند قبرك الشريف
يا حبيب الله صلى الله عليك وعلى آلك واصحابك اجمعين

التجسارم ز تو خیر الانام	کن ز لطف خود پذیر این سلام
لے جیب حق ولے سرور مے	جان و دل قربان ہیں تیرے
را تزن ہوتا ہوں میں تم پر نشا	اور کتا ہوں ہی میں بار بار
اسلام لے در درج بنے ہا	اسلام لے مجمع علم و حیا

السلام علیہم وعلیٰ آئینہ شمس
 السلام علیہم وعلیٰ کونین کاروان
 السلام علیہم وعلیٰ عابدین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ سلاطین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ معتمدین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ فقیہین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ ائمہ وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ باوندین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ گوهرین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ شریعین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ اہل دین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ ہر وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ عاشقین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ ہر وکرم
 مرتبہ کرم ہے آپ کا
 حق حق ہے آپ کا
 ایشہ عالی کرم والا شمس
 سب پر تیرا ہے کرم شادمان

السلام علیہم وعلیٰ شمس
 السلام علیہم وعلیٰ کونین کاروان
 السلام علیہم وعلیٰ عابدین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ سلاطین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ معتمدین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ فقیہین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ ائمہ وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ باوندین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ گوهرین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ شریعین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ اہل دین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ ہر وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ عاشقین وکرم
 السلام علیہم وعلیٰ ہر وکرم
 مرتبہ کرم ہے آپ کا
 حق حق ہے آپ کا
 ایشہ عالی کرم والا شمس
 سب پر تیرا ہے کرم شادمان

فیض پانا تج سے اک عالم ہے
 دم سے تجھ پہ بھی کر تو اب نظر
 جلد سن لے میری یہ تو اتنا سب
 خوف رہتا ہے مجھے جس طرح دسا
 جب سوائیر سے یہ ہو گا آقا سب
 حق تعالیٰ منصفیٰ منہ مرا یگا

تو سب سے دیر اور دیر تیری مہر سے
 عین اجاڑیں شازادہ سہم کر
 و پتیرے ہون میں اب سائل ہوا
 دیکھوں پیش آتا ہے کیا روز جزا
 کہا ایک گدھی سے ہر کیسی بچ قاب
 کوئی نہانت کوئی دھو تر پاسے لگا

مسلمانوں قیامت کا دن تو ایسا ہے فداک سے او سدن تمام اہل حشر
 ایک دوسرے کا شہ شکن ہو گئے اور پڑھیں گے انہی سے کہ بھلیں
 مارے خوف کے ترسے ہو گئے اور نفسی نفسی کہتے ہو گئے اس پتہ
 اپنے حال کی سکو پڑی ہوگی

اسے لے بیڑا ہو گا کیونکر اپنا پار
 ہون بہت آودا جرم و خطا
 اسے طیب خاطر اسٹفنگان
 ہون میں جسیر پنج بین اگر بینا
 مارے لے بادشاہ دارا
 فرانا چیمز بین تو آفتاب
 ہوں گل پڑ مردہ اسے باد سحر
 کہ نگاہ لطف بہر کردگار
 چپٹے سرور پڑی تیری نظر

فکر تیری سے ہی لیل و نسل
 اب بے تمار سے اتنے سہ شرم و چلا
 دستگیر کیسے و محتاج مان
 رحم کر اسے خواجہ سہروردی
 بھگدیا ہے جس سے کی رزق نصیب
 نور رحمت سے چمکے کر شہید بار بید
 تو عنایت سے بچھڑا دایا کر
 ہون غریب کو انوار شہریار
 ہو گیا دترے سے وہ شمس و قمر

وقت نیک روح پاک الہی کی ہر قسم سے مدد و ہر شے سے
 ہر ایک حسرت و اندس اس بات کا ہے کہ جب وقت موندنا آئے پختہ ہوں اور ملکوت
 اگر کا رہا ہے اور وقت بندہ ہر گناہ کا خاموش ہوتا ہے اور تمام عزیز و اقارب
 بلکہ سارا جہان اس کی نظیر میں تیر و تار یک معلوم ہوتا ہے کہ دن ٹوڑا سا لگتا ہے اور
 سفر آخرت و پیش ہے منزل دور و دراز منزل بین توبہ و نائل میں خوشی جہان
 جاتا ہے وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہر شے کا رنگ و بوی ساتھی اور وقت مردہ کہتا
 کیا ہو۔ پھر کہتے ہیں کہ وہاں گئے وہ بھائی شے جگہ و اسے ملے و ملائے
 طرح طرح کی دولت و عطا کی اور عطا کی اسے عجیب طرح کا تحفہ ہے و اسے تار و عینا
 اگر مردہ عاشق خدا اور رسول اور اولاد و بھائی ہے تو آپ فرما تیرے کہ اسے
 ملک الموت یہ تو میرا عاشق زمانہ بندہ ہے اسے فرم گئے روزے رکھے
 اگر کوئی نماز پڑھے و روزہ شریف کی شریعت کی اس کی روح آسانی سے قبض کرنا
 اور اگر مردہ عشق محمدی نہیں رکھتا اور نہ رسول کو نہیں پہچانتا تو نہایت مشکل
 اور سخت ہے۔ قبض روح ہوتی ہے طیرانی سے روایت ہے کہ جب غسل میت کو دیتے
 ہیں تو تہہ ہوتا ہے۔ چاہے اس کے ہر گناہ اسے غیر و بیگہ نہ ہو کہ زور سے نہ ملو میرا بدن
 سختی جلا کر کھانی سے بالکل بھر ہو گیا ہے اور جس وقت کھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ
 اسے میرے پیالے سے پیرہنہ عزیز و بھائی زور سے کفن پہناؤ میری ہڈی ہلکی
 ہے اس کی حال کھانی سے چھوڑ دو۔ وہاں وہاں اسے تہہ ہوتا ہے کہ منہ چھپاتے ہیں
 اور بھائی کہتا ہے کہ تیرے میں تو وہ بھائی ہے کہ اسے ایک عزیز
 تو کہتے ہیں کہ تمام عمر ہزاروں مکروں سے گناہ کر رہا تھا اور مغت عمر عزیز پائی

تمہاری رفاقت میں بسر کی اب میں تمہیں رخصت ہوتا ہوں اور اب مجھے تاقیامت
 ملاقات نہوگی مومنو عجب حشر کا مقام ہے کہ یہاں تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوتا ہی
 وہاں بیٹا کر ٹھوکتا ہے جو روال و اسباب دیکھ کر نقل نگاتی ہے دیکھو جب کا سارا
 کلمیا اور جمع کیا ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک جہت بھی نہیں جاتا ہے اور نہ کام آتا ہے
 اگر ساتھ جاتا ہے تو جب خدا اور رسول کا ساتھ جاتا ہے اور جو کام آتی ہے تو
 محبت خدا اور رسول کی کام آتی ہے

ساتھ جاتا ہے نہیں کچھ مال و زر اور کام آتے نہیں خویش و بد

اسے ہمایو گو کی تنگی اور عذاب کا حال نہ پوچھو عیاذ باللہ من ذالک ما مردہ
 قبر میں لٹا کر سیکڑوں میں مٹی کا ابنار کر دیتے ہیں کہ مردہ سچا اور کی
 بار سے مطلقاً حرکت نہیں کر سکتا جب عزیز اقارب بعد تجھیز و تکفین کے واپس
 آتے ہیں تو دوفرشتے جب کا نام منکر نکیر ہے انکی کرنجی انکسین ہیبت ایک صورت
 ہوتی اور گزرا تئیں ہاتھ میں لیکر قبر میں واسطے سوال و جواب کے آتے ہیں
 اور نہایت غضب اور غصے سے پوچھتے ہیں کون ہے رب ہمراہ رکھا ہے میں
 تیرا اور کسکی امت ہے تو اور شبیہ آنحضرت کی دکھا تئیں اور کہتے ہیں کہ انکے
 حق میں کیا کہتا ہے سبحان اللہ اگر مردہ بالہماں ہے تو سوال کا جواب
 معقول دیتا ہی اور قبر میں اٹھ کر قدام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ہوجاتا ہے اور اگر مردہ دنیا سے بے ایمان عمر ہی تو اس وقت شرمساری
 سے دریاے ندامت میں ڈوبتا ہے اور افسوس کرتا ہے حکم عذاب قرک
 ہوتا ہے زمین اسطرح سے دھچکتی ہے کہ ادھر کی بلیاں اُدھر چرچور ہو جاتی ہیں

<p>اور رواج کا گروا تھو نکلی راہ سے باہر نکل آتا ہے جہم کرا الہ شیم روشن خنیر کون سی امی ہوا گنہگار دور ہو جائیگا سب رنج و غم آسرا دوسری روز تپا تپا نیرا کر دور دوری سے بہت دور تپا تپا اپنے طالب کو وہاں پاوایا ہون لگا دوسرے کے خیر الام عربین تیرے نہ تامل ملول اس طرح شاید چون یا میں مرون ہندین رہنا نہیں محسوس مدعا کے دل ہی ہے لے جناب اے حبیب حق جہان کے بادشاہ</p>	<p>بہر کم شش امین خنیر الہ شیم روشن خنیر ہاں اگر وہ گنہگار شفت و کرم عمر عصیان میں ہوئی ہے گویا میں تو ہوں اس جان سے تپا تپا ساغر و مہا تپا تپا یہ نہیں تپا تپا تپا عرض میری ہے تپا تپا کب تک تپا تپا تپا ہوں شکستہ دل حیات میں اسے حضور محکوم ہوا ہونے میں شتاب لطف کی کرا تپا تپا تپا</p>
--	--

<p>مسلمانوں اس وقت سرور و جہان باعث فاقہ تپا تپا کرم حبیب کبریا محمد مصطفیٰ علیہ السلام ہوئے تپا تپا تپا تپا تپا تپا علی المختار من رب العباد رفیع الجاؤ فی یوم الناجی عجل نوری فی کل وارحہ</p>	<p>صلوات اللہ کا نادی المتاد ہے شفیع الخلق یا فخر المعانی عجل نوری فی کل وارحہ</p>
--	--

بِئِیُّ اللّٰهُ یَا زَیْرُ البَسْرَ اَیَا اَرْحَمُ وَاَللّٰهُ یَا عَلِیُّ الْمُرَادِیُّ

آئمہ خاتون سے روایت ہے کہ حبیبِ معنیت پر ایسے بار ہوئے تھے کہ
 نمودار ہوئیں جن اقل و اکثر حیران بیکار ہوئے اور ان کے دل میں
 آئمہ والدہ رسول اللہ آپ خوفِ امت سے حیرا ہوئے یا کہ جن خاتمان سب
 آدمیوں کی ہوں دوسری نے کہا میں سارا مان اٹھ کر بچاؤں تیری۔ نے کہا
 میں ہاجرہ مان اٹھ کر کی ہوں چوٹھی نے کہا میں آسببِ بیٹی ہوں جس کی ہوا
 حوا کے پاس طبعِ سوئے کا تھا اور سارا کہتا ہے کہ یہ بیٹی نہ تو آپ کے
 تھا آسبب کے پاس معیبل پر چھٹی اور ہاجرہ سبب اس بیٹی نہ تو آپ کے
 نے نہ لایا اور لباس پہنا کر عطر لگایا پھر آئمہ کی کہہ دیں وہ کہہ گئی کہ میں اور نہ تو
 حضرت نے سجدہ کیا اور آسبب آئمہ فرمایا آپ نے تھی چھٹی سے پہلے
 میرے بخشد میری امت کو پس حق تو اس نے فرمایا ہے تو بخشا ہے نہ تو
 تیری کو سبب تیری عالی ہمت کے اور فرمایا کہ اسے نہ تو ان کو ہر قسم کو نہ ہو
 حبیب میرا اپنی امت کو وقتِ پیدائش کے پہر کیونکر ہوئے گا ورنہ حیا امت
 کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نافِ بریدہ اور فتنہ گئے ہوئے ہیں
 ہوئے اور کہنے آپ کے ستر عورت کو نہیں دیکھا اور کبھی کہی آپ کے جسم لطیف پر
 بیٹھی اور سایہ آپ کا زمین پر نہیں دکھائی دیا اور نور آپ کا نور چراغ پر غالب تھا
 اور آپ کے خاتمہ مبارک پر مہرِ نبوت جبینِ بختا نور لکھا تھا لا الہ الا اللہ
 مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ مثل ستارہ صبح کے روشن و درخشان تھے
 گلشنِ دہرین جب میرا پیسہ آیا بلبل باغ نے سبھا کہ گلی ترا یا

سیر جنت کو گئے آپ تو باہم ملکر
کفر زائل نہو کس طرح ہدایا عالم سے
دیکھ کے جج پہ اُس نور خدا کو کی بار
پر گیا آنکھوں میں جنت کا نمونہ اوس کے
عرش پر پہنچے جو محبوب خداوند جا
مین وہاں پونچا دل و جان نہایت ق
کیون نہو در زبان صل علی صل علی
امتی دقت ولادت کہا اس مختصر نے
مطلب دل ہو حصول اس کا برا نورا
سرب تسلیم علی رسول اللہ

حیرین کہنے لگیں اللہ کا اسم سہرا آیا
مشتر ہے کہ یہاں دین کا سرور آیا
ایسا بوسہ کہ وہ شافع ہو نہ آیا
دیکھ کے آپ کا جو رشتہ اہل مر آیا
شوق میں نور خدا پر ویسے بار آیا
ذکر مولد کا محمد کے کہیں گرا آیا
خواب میں آج نظر دہ رخ نور آیا
شاد ہم کیون نہوں ایسا کہ یہ اختر آیا
دست بستہ تر سے دریا یہ سر آیا
مَرَّ جَبَّارٌ مَرَّ جَبَّارٌ مَرَّ جَبَّارٌ

کہا۔ بہتر ہے روز آپ نے اس جہان کو اپنے نور درخشان سے منور فرمایا
اوس روز تمام بادشاہان روئے زمین کے جو کہ بت پرست تھے زبان گوئی
ہو گئی اور بالکل طاقت بات کر نیکی نہیں رہی یہ علامت آپ کے ہیبت اور عظمت کی
ظاہر ہوئی اور سب بت روئے زمین کے منہ کے بھل زمین پر گرے اور محل نشین
کا شق ہوا اور چادہ کنگرے اوس کے گر پڑے اور آستانہ پارسیوں کا جو کہ ہزار ہر
سے روشن تھا اور وہ اوس کی پرستش کرتے تھے بچھ گیا ہر چہ چاھا
کہ ہر اوس کو روشن کریں ہر گز روشن نہوا اور دریا ساوا خشک ہو گیا

مر جا صل علی سے آنے والے
رہنا خلق نہا انکو نہ کیوں کر سمجھے
قید اندوہ سے است کو بھرنے والا
راستہ ہو تمہیں جنت کا بتانے والا

<p>حیدر اے میرے معراج کے جانے والے اے دنیا میں مین خلعت کے مٹانے والے گر مے حشر سے مین آپ بچانے والے اے اہم لوگوں کے مین ناز و ٹھانے والے تجسے امید ہے بگوری کے بنانے والے آپسے شمس و قمر منہ مین چھپانے والے اب شہ دین مین آپ مین آنے والے جاتے مین غلہ مین اس بزم کے آنے والے نقش عصیان کے محمد مین مٹانے والے</p>	<p>عرش پر پہنچنے مین خالق نے بنایا رو لہا نیرگی کفر کی عالم سے نہ کیوں ہو معدوم شافع حشر لب آپ کا کس طور نہو کس طرح است عامی نہ ہونا زان ہر دم ہونے پاؤں کا قیامت کو نہ رُسوا ہرگز نور خالق سے مقابل یہ بہلا کیوں نہو نکھر قہر زید و نکرین کیوں فی انور کس طرح سے نہ دیدان سارے مسلمان آئین گر بے حشر کا کیا عوف ہو جلاو</p>
<p>حشر حبا حشر حبا سر سُولُ اللہ</p>	<p>سر رب سَلَامُ عَلَیْكَ سُولُ اللہ</p>

بیان رضاعت شریف اور علیہ پاک اور معجزات کا مشہور ہے بلکہ اکثر صاحبوں
نے اس بیان میں کتابین تصنیف کی ہیں کچھ حاجت بیان کی نہیں ظاہر ہے
کہ جب قدر کمالات ظاہری اور باطنی انبیاء مرسلین کو حق تعالیٰ جل شانہ نے
جدا جدا عنایت فرماتے تھے وہ سب ہمارے بادشاہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات میں مجتمع ہوئے اور معجزے بھی
آنحضرت کو بے انتہا مرحمت ہوئے مگر عجائب و غرائب سب سے آپ کو

معجزہ معراج کا ملکہ سی نبی کو میسر نہ ہوا

<p>واہ کیا خالق نے ہی صورت بنائی آپ کی سیرت اللہ نے عزت پر مصالحتی آپ کی</p>	<p>خفیہ سو جائزہ ساری خدائی آپ کی سرور عالم کیا محبوب کا بخشا خطاب</p>
--	--

<p>مداقاً دنیا کے آئینے نہ خوش او سکو کہی سورہ و شمس و روالل میں تو عید منور مال و زور دنیا کے دوان نکالیا اور منظور نظر آپکو دو لہا بنا کے حق نے بلوایا نفس باجوہ اب اسے سینہ میں بلانا محض سیرتِ نبویا سربِ شہادت سے ارشادِ رسول اللہ</p>	<p>غواہ میں جسے کہ کی سپہر و نمائی آپکی مشتہ الم پہ ہے سب دہر بالی آپکی دولت الفت جزا دینے پائی آپکی ساکنانِ عرش کو سچ و سچ دکھائی آپکی وہم کھرتی پریشان ہے جدائی آپکی قرحبا قرحبا رسوایِ اللہ</p>
--	---

بیان معراج شریف

جاننا چاہئے کہ بارہویں برس سالِ نبوت سے ایک مرتبہ معراج کا حاصل ہوا اور باب
تواریخ نے اس میں بہت سے لطائفِ ثویبہ اور نکاتِ عجیبہ لکھے ہیں ازاںچلے یہ ہے جب
اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ حکایت سنیں منظرِ ہوا و ہوا ایک دلیل
اپنی بڑائی کی لایا آسمان نے کہا میں رفعت رکھتا ہوں وَالسَّمَاءُ رَفَعَنِي
کہ کہ میں بڑھ رہا ہوں وَجَعَلَنِي آيَةً لِّلْاٰلَمِیۡنِ کہ کہ میں وہ
جو درکتا ہوں کہ جو درخیز و ستارے ہیں بختا ہوں زمین نے کہا میں وہ بڑھ رہا ہوں
کہ جو بار چھپر رکھتے ہیں اُٹھاتی ہوں آسمان نے کہا مجھ میں انوار میں زمین نے کہا
مجھ میں اسرار ہیں آسمان نے کہا مجھ میں کواکب و رخشان ہیں زمین نے کہا مجھ میں
گہما گہما ہے خداں ہیں آسمان نے کہا میرا عقب ہے قطعِ فلک جاے ملکِ محلِ عرش
رفیع المکان کرسیِ وسیع باہم چہر ہیں سکین اسرافیل و عزرائیل صومعہ سپرِ مذہم
حرمِ لوح و قلم درسد ادبیں بیتِ اعمور تقدیس یہ منکر فلک غناک خجالت سے

سنگون ہوئے اور چند ہزار سال باین حالی رہی جب جناب سرور لولاک مخمرا فلک
 ظہور میں آئے تو ہزار ہا زوافتار سے بولی کہ بے ٹھہرین وہ گوہر صدق
 نبوت ڈور درج قوت پیدا ہوا کہ جس کے واسطے پیچہ ہزار عالم وجود میں آیا اب
 کہہ کہ میں بڑی ہوں یا تو شرافت مجھے یا تجھے آسمان لاجواب ہوا اور جناب
 الہی میں دعا کرنے لگا کہ یا آلہ العالمین اس سید المرسلین کو یہاں جلوہ گر فرما اور
 رفعت میری کو کہ تو نے عطا کی ہے خاک میں نہ ملا جب تک کہ میں اس شہرت
 سے خالی ہوں اگرچہ ظاہر میں لاکھ طرح سے بلند اور عالی ہوں لیکن زمین کی پستی
 میری بلندی پہنچتی ہے کہ باطن میں یہ بلندی بدتر از پستی ہے حق تعالیٰ جل شانہ
 دعا و سکی قبول فرمائی اور آپ کو وہاں بلایا اور آپ کے قدم سے اوسکو شرف بخشا اور
 شکوہ معراج ہوئی اس میں یہ نکتہ تھا کہ وہ آفتاب ایک فلک پر جمع نہیں ہوتے جب
 یہ آفتاب غروب ہوا تب وہ آفتاب نبوت چمکا لکھا ہے کہ سائیسویں تاریخ جبکہ خوشیہ
 کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہائی کے گھر حوا بطالبہ کی بیٹی تھی آرام فرما
 تھے کہ یکایک جبریل امین کو رب العالمین کا حکم پہنچا کہ اے جبریل آج کی رات سبج وکیل
 موقوف کر کہ خدمت گاری کی پاندہ اور رضوان داروغہ بچان کو یہ حکم دے کہ آج بہشت
 بہن کی چین بندی کرے حوران بہشتی بناؤ سنگار کر کے مودب صفت باندہ کہ
 گھرے ہوں مالک دوزخ سے کہہ دے کہ دروازے دوزخ کے بند کر کے قفل بخاد
 اور کل انبیاء مرسلین ہمارے مہمان والا شان کے استقبال کے واسطے مستعد ہو
 اور تو بہت سے فرشتے اپنے ہمراہ لیکر جلد بہشت میں جا اور ایک براق عبا قتل لیکر
 در دولت پر سلطان و جہان صدر احسان بدر عرفان سید الانبیاء سند الاصفیا

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاو اور عظمت تمام اذکو میرے پاس لا	لیکے ساتھ خبر تھے جو ملنے آئے
یعنی جبریل	غل اور اخلق میں یکبار کہ جبریل امین
آج دولہا میں محمد کو بنانے آئے	اپنی امت کے جو حامی ہیں یہ وہی ہوتے
دیکھو وہ جرم سے ہیں بکو چڑانے آئے	بوسہ آپ میں ملک شافع محشر میں بھی
اپنی امت کی ہیں بگڑی کو بنانے آئے	نزیت ارض و سما نطق اکبر کے حبیب
عرش اعلیٰ کی ہیں اب قدر بڑھانے آئے	دیکھو در کھلو جو رہتے یہ رضوان نے کہا
میں رسول دوسرا شکل دکھانے آئے	جنگہ مشرق تھے ہم بوسے یہ غلام ہمسر
میں غم کو ہیں وہی آج مٹانے آئے	رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْ رَسُوْلِیْ اَللّٰہ
عَسْرًا حَبَّآ مَرَّ حَبَّآ رَسُوْلُ اللّٰہ	

انقصہ جبریل فرمان رب جلیل رشتہ میں آئے چالیس ہزار براق مرغا زینت
میں چرتے دیکھ ہر اک کی پشائی پر نام پیدا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہا پایا انھیں ایک براق نکلیں غزوں سر جہ کاٹے دریائے شکر انھوں نے بہائے
تہا جبریل نے اس کے پاس جا کر احوال بخش کا پوچھا اس نے کہا اے جبریل چالیس
ہزار برس سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا ہے جب سے میرا رحمت
و اہرام اُڑ گیا ہے الغرض جب جبریل نے داغ عشق محمدی اس کے دل پر دیکھا وہی براق
کہ لیکر دولت خانہ سلطان انس و جان پر حاضر ہوئے اور بیچ وزاری اہل حج عرفہ کرنے لگے
ہے یہ سراج کی شب سے یکے سرور جاگو
نہ تانور لگے درپہن حاضر ملکوت
منظر یہ ہے آج خداوند جہان

آیا جبریل ہے لینے کو حبیب جاگو
خلق کے راہنما ہادی و کسب جاگو
چلکے دکھلا دو ذرا روئے منور جاگو

<p>۱۔ شیخ حسین مرسل سے ولید صبا کو رنگی چشم کرو و اگر تو شرب حب کو شرب حب کو رس ہمارے شافع مشرب حب کو دیکھ خوبی کے درخشاں ہوا خوش مزاج کو فَرَحًا جَاوِسًا بِمَا سَأَلَ سَوَّلَ اللَّهُ</p>	<p>عمر بن جنت کی بہن مشتاق تھا جس خواب راحت سے جگاتا ہے تہمین یہ نام پتلیک خوشش کرو است کی بلاناہی کریم کتہ جبریل تھے ہر بار بھی اسے ہمصر رَبِّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ</p>
---	---

یہ وقت جبریل امین خلوت خانے نہایت کاشانی میں آئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب استراحت میں پایا جگتا ہے زمین تلال بہ رشتہ بیابان ہوا استراحت
 حکم ہوا کہ اسے جبریل منہ اپنا میرے صاحب سکایا ہے مبارک سے اس یہ حکم باکر جبریل
 علیہ السلام نے فی الفور اپنا منہ جناب سید الانام شفیع الدینین حبیب اللہ عالم
 کے پاس مبارک پر ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب راحت سے بیدار
 ہوئے جبریل نے مزدہ وصل سنایا آپ نے قصہ طہارت فرمایا اسٹور منہ قسب اور
 کندہ گریبان تک دست مبارک تہ پہونچا تھا کہ رضوان دار و نہ سنبان وہ صاحبان
 یاقوت شاکی اور ایک ششت زمر و لیکر حاضر ہوا حضرت نے غسل کیا اور دو رکعت
 نماز کرانہ ادا کی بعد ازاں جبریل نے حضرت کو اللہ عز و جل سے بیجا امامہ نورانی
 سپر رک کر دے نورانی اوڑھائی اور تعلیم سبز و زرد پاسے مبارک میں ہنسائی
 شکریا قوت سرج کا کرے باندھا اور تازیانہ سبز زمرہ کا ماتحتہ میں دیا
 ہے نور خدا کا رخ سے عیان محبوب دل آرا خوب بنا
 سچ دہج ہے نئی اور رنگ نیا نعل ہے کہ یہ پیلا خوب بنا
 وہ سرو چین وہ ماہ نقاب سیر کو بارغ بہشت گیا

عروں نے کہا اسے مسلسل ملے ہے حق گو ویرا خوب بنا
 جب چرخ برین پڑیکی جہلک خوش ہو گئے یہ باہم بولے ملک
 سبے نور تھامے سے شعلے نکلا و لہا ہے بہ پیارا خوب بنا
 لوہہ شفاعت پیش خدا جاتے ہیں فلک پہ وہ ابرخا
 خور سند ہوش اسے اہل خط اب کام تہمارا خوب بنا
 جب غش پہ پہونچے وہ ماہ جبین محبوب زمانہ سرورین
 آتی تھی ندائے تابہ نرین محبوب ہمسا را خوب بنا
 مشاق لقا ہیں جن و بشر سے زور ہے سنا سرتا سر
 شہر مندہ دور سے شہرین مستحسن و قمر سے آنکھ نکلا را خوب بنا
 تمہارا نزل سے وہ نیک اختر کوئین میں شل سے انور

چیریل جیل میں ہے اسے بہتر حجب او کو سوارا خوب بنا
 رَبِّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِی الْاَمَّا فَرِحْنَا بِمَا فَرِحَ جَبَّارُ سُوْلِ الْاَمَّا
 ہیں حضرت خدیجہؓ نے جیلاں سے روایا کہ حکم چیریل علیہ السلام کے ساتھ
 بیت الحرام سے باہر تشریف لائے۔ ایسے وقت آپؐ نے براق کو مل خطہ فرمایا یا یوس و
 نگین ہو کر اکھڑ گئے۔ انور سے کہہ دیا کہ راستہ دیو کہ اسے چیریل
 یہ وقت عشر شہادہ و سرو کا ہے۔ یہ سب سے خوب ہے۔ پوچھ کہ ایسے وقت میں باعث
 ریح و طلال رک گیا۔ یہ سب سے نیکو و عاقبت ہے۔ انصہر یا اسے چیریل ان
 عینا است سے فرازی رحمت ہو خلائق اکبر نے پاس اسے پکڑا بڑا حق و اسے
 سو دیکھ کہ آگ کا مقررین استقبال کر آئے۔ وہاں سے اس کے روز سری امت کی لوگ

ہو کے پیا سے حیران و پریشان گنہ سے سر جھکا کے ہاتھ مقلومی اور بکیسی کا پھلانگے
 ایو کس و مضطر اپنی قبر و نئے نکلتے دوپہر سے صیبت کے مارے
 کیونکر راہ قیامت اور پل صراط کی طے کر سکیں گے ہرگز ہرگز یہ طریقہ شفاعت
 اور محبت نہیں کہ آج میں شاد و خرم براق پر سرور یہ نہ کر یا اس خدا کے ہاؤں اور
 اون پچار کو بھول جاؤں خطاب آیا ایک شفیع المنین و لے رحمۃ اللعالمین آپ
 اس کا کچھ سچ و غم نصرت سوا ہے حاصل حج آج آپ کے دولت سرا براق بیجا ہے
 روز قیامت آپ کے ہر ایک امنی کے قیر یا اس ایک براق بیجو نگا اور سب کو
 طرفہ العین میں راہ قیامت اور پل صراط کی طے کر اسے کہشت میں داخل کرنا
 اور عورتوں و نساں خدمت کو دوں گا

ہو رہا تھا کہ رسول اللہ اگر راہ میں پہنچے تو ان کے
 فراموش نہ کیے گا کہ وہ اپنے پیغمبر کے لئے ہے اور اللہ کے لئے ہے
 کہ جس نے اسے پہنچا دیا وہ اپنے لئے ہے اور اللہ کے لئے ہے
 پھر بھی بعد اس کے کہ اللہ نے اسے پہنچا دیا اور اسے پہنچا دیا
 ہے اور اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے لئے ہے

فرشتے کہتے ہیں کہ رسول اللہ آتے ہیں
 جو دیکھا حضرت موسیٰ اس نے اٹھا کو تو وہ کہے

جیب خالق الکر رسول اللہ آتے ہیں
 جلاتے ہیں جو مردوں کو یہ عیسیٰ نے کہا ہنکر

خرا مان بیخ چسارم پر رسول اللہ آتے ہیں
 قریب خلد جب پہنچے تو رضوان نے کہا اوسم

کروں کیا نذر میں جنت رسول اللہ آتے ہیں
 شارب شور آدم نے تو حواسے کہا ہنکر

نبیوں کے جو ہیں افسر رسول اللہ آتے ہیں
 ہوا شہر جو آمد کا تو حوران ہشتی نے

کہا آپس میں خوش ہو کر رسول اللہ آتے ہیں
 فلک کی سیرے روئے زمین پر آمد ہے

وہ وہ اسد م پڑھو ہمسر رسول اللہ آتے ہیں
 قرآن مجید جبار رسول اللہ

ہو بہ سلم علی رسول اللہ

غرض کہ یہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے عجائبات آسمانوں کے
 ملاحظہ فرماتے ہوئے سردارِ امت تک پہنچے جبیریل اپنے مقام سے ہٹ کر
 ہوئے اور کہا کہ اب مجھے طاقت نہیں کہ قدم آگے بڑھاؤں میں آپ سرورِ عالم
 سے تنہا چلے ہزاروں برسے حجاب کے طے کیے یہاں تک کہ کہ برق ہی رفتار
 رہ گیا تب فوت آیا وہ ہی عرش تک پہنچا کے غائب ہو گیا گمان ہوا کہ آپ نے
 شہنشاہِ زمین و زمان کو آغوشِ رحمت میں لیکر اٹھتے ہوئے غیب کیا اور
 جنابِ خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم تمام فیاضات کے کوثر بن کر
 موردِ اختفائے فنا و خیر الے 'عَبْدُہُ' کا اُورخے اور موردِ شہادت
 کا زاغِ البصر و ما طغے کے ہوئے ارشاد ہوا اے حبیبِ ہمارے وہ شہیدِ عالم
 آپ نے فرمایا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ حق تعالیٰ سنو یہ
 عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ حضرت نے کہا السَّلَامُ عَلَيْكَ
 وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الْمُسْلِمِينَ جب ملا کہ نے اچھا یہ مرتبہ دیکھا کہ پرستارِ
 شہدِ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ جبکہ
 اللہ جل شانہ نے یہ قبول آپ کے سینہ فیض گنجینہ پر کہ مکہ علم اولین اور آخر تعلیم
 فرمایا پھر سیرِ بہشت کے لئے حکم ہوا آپ نے سیرِ بہشت و ریح کی کی بعد
 اس کے طلعتِ رخصت مرحمت ہوا خواجہ کائنات خزانِ برکات اور حرم
 تحیات سے مالا مال ہو کے دولت خانے نبوت کا شانے میں تشریف لائے

از بخیر حجرہ بدستور اتمی تھی اور بسترِ استراحت و وسیطہ گرم تھا

محبوبِ خدا اپنا رخ پاک دکھا دو | پیٹے میں مرے آتشِ ہجران بجھا دو

مرتا ہے مریضی الم ہجرت مسیحا
رہتا ہوں شب و روز گناہوں میں کینا
ملتی نہیں رہتے کو کوئی جانتہ عالم
شوق زیارت ہوں میں شرب میں
میں خادم درگاہ ہوں اور احقر است
بادی ہو مرے خضر کے مانند ہو رہ
دریائے گنہ میں یہ پراگنا ہو غوطہ
ہم سر جود دل چاہئے خدا ہو تو ہے نام
رہت سکتا غلام رسول اللہ

تم بہر خدائے اسے جلد شفا دو
مکمل ہے اگر تم مری پڑھی کو تباہ دو
آوارہ غریبہ ہوں مریئے میں تباہ
شامع ہو مرے اور خطا دہیے جہاں دو
تم اپنے غلاموں میں مرا نام لکھ دو
گم گشتہ میں ہوں غم کی تباہ تباہ
بیرے کو مرے آگے ذرا پار لگا دو
تم نام محمد یہ زرو مال لگا دو
فد جفا حق جفا سر رسول اللہ

بیان شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

معلوم کرو تم اے ایمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو محبت ہے میری او سکو لازم ہے کہ الفت پیدا کر میرے اہلبیت سے پس خیال کرنا چاہیے کہ کیا الفت تھی رسول کو حسین علیہم السلام سے کہا ہے کہ جب حسین کو آنحضرت دیکھتے تھے نہایت شاد و مہم ہوتے تھے اور گلیٹ لگاتے تھے اور پیار کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ سرور ہے جو انان بہت بچے جسے انکو دوست رکھا او سے مجھ کو دوست رکھا اور جسے مجھ کو دوست رکھا او سے خدا کو دوست رکھا اور جسے دشمنی کی انہی او سے دشمنی کی مجھے یہاں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الفت حسین کی بعینہ الفت رسول کی ہر دو ایک

۲
بیان شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

کہ ایک روز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلہ زہرا کے گھر تشریف لائے
 آواز گریہ و زاری حسنین کی گوش مبارک میں آئی بیچ حسین ہو کر آپ نے
 فرمایا کہ اسے قافلہ کیوں جھٹک کر رو لایا ہے کیا تم نہیں جانتی ہو کہ حسنین کے
 رونے سے مجھ کو تپتی ہوئی ہے پس آپ نے بلا کر اون دونوں صاحبزادوں
 کو حجاموش فرمایا اسے محبوب صرف ایک ذرا سے رونے پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کا یہ حال ہوا کہ تپتے ہو کر پاس اپنے بلائین اور حساموش فرمائین ہاں
 کیا حال ہوا ہو گا اوس وقت کہ حبوت میدان کہ بلائین اشتیاق سے بیدین نے
 طرح طرح کے ظلم و ستم کئے ہونگے اور شہید کر کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے اپنی انش مطہر
 کو چلنا چور کیا ہو گا بیشک رسول مقبول اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو
 باغ جنت میں قرار نہ آیا ہو گا اصل تو یوں ہے کہ آج تک کسی نبی کے الہیت
 پر ایسا سانحہ جانگداز نگذرا ہو گا جو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل اطہار
 کے معرکہ عب پیش آیا افسوس ہے آپ ہی تو اشتیاق سے بیدین کے خط بھیج کر
 اچکھو بلایا اور صمان بنا کر کیا خوب حق صمانداری کا ادا کیا کہ تمام عزیز واقارب
 کو تین روز تک بہو کا پیسا سا رکھ کر میدان کر بلائین قتل کیا اور

طرح طرح کے جور و ستم کئے

<p>احمد کا پاس اور نہ خوف خدا کیا لکھ لکھ کے خط بلایا یہاں اب آئیے معافی ہم سبھوں کی شہا کیجئے قبول جب پہونچے یہ وہاں کیا ظلم میثمار</p>	<p>اعدائے جور آل پرستہ اشتہا کا امت میں ہم رسول کی تشیغ لائے ہن ہم مطیع آپ جگر پارہ رسول بیعت کو مانگ کے ہوئے سرگرم کار</p>
---	--

<p>یہاں بھی ہے سنا کہ میں یہاں ہوں جیب کہ جو حضرت شہید پر کیا</p>	<p>کنا ہے میراں کوئی اس طرح کی دعا ہے تو آج تک نہیں دیکھا نہ سنا</p>
<p>نہرا کا باغ سبز و شگفتہ کیا سرتپا مسئلہ کے رسول اللہ</p>	<p>گندازل علی و بی پر بڑا مہم جہا جہا سر رسول اللہ</p>

لکھا ہے کہ جب تمام غیر زوار قارب نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے شہادت نوش جان فرمایا تب حضرت امام حسین علیہ السلام نے خود حق نہا میدان کارزار میں جا کر حراست حیدری دکھائی اس قدر جفا و جہال کیا کہ ان ناشرینِ رخصت پر غور ہو گیا کہیں جلی و کھنک کی جگہ مبارک میں باقی رہی اور وقت ایسا نہ تھی نے نہ کیا اور اس قدر نیر و تیر مارا کہ آپ شہید ہو کر سے فرش پاک پر گر پڑے اور وقت شہداء اور دے آپ کے سینہ پر چرم کے تیغ لیکر اقدس کو حق انور سے ہوا کیا اور بخش سے سر کو گڑھ ملی ناپوں سے پلاں کر دیا اور خیمہ الہیہ شہیدین اگر کچھ الہیہ اسباب تہ اور ٹ لیا جبکہ نظر و سکی حضرت امام زین العابدین عیار پر پڑی اور نگہ ملی قتل کرنا چاہا کسی نے کہا اسے جاسہ شہید ہے کہ امام دو جہان سے کہی کسی کی اپنے ہاتھ سے بیخدا نہیں مارا تم لوگ ایک لڑکے کی ہمار کو بیگنہ بے لطف میر کیوں ہلاک کرتے ہو یہ لڑکہ وہ شہیدین ہوا اور سب عورات کو سب بے وقوف و چادر شربے ہمار پر سوار کیا اور ہمارے ایک اور شہید بڑا لڑکے کے جانب پہنچا اور وقت حضرت شہید ہوا کی نقش و نگار پر نقش ایسا نہ لائیں اور یوں بہ آہ و فغا شہداء گنیز آسے قتل کر دے عیار شہید ملی نہ لائی نہ شہیدین کر ملا سے

بچ و غم سے ہمارے ہوں باری بھائی بھائی بھائی
 غم دکھایا فلک نے یہ کیسا ستھ، دیکھا سنا تھا نہ اس
 خلیج سوچی بھاری سواری بھائی بھائی بھائی
 اب نہیں کوئی وارث ہے سہرہ پر اور مویش ہے اپنا بڑا
 کر رہی ہوں بھی آہ وزاری بھائی بھائی بھائی
 قطرہ پانی کا تنے نہ پایا اشتہا نے نہایت ستھایا
 روح پیاسی ہی جنت سے رہا جہاں بھائی بھائی بھائی
 تم غلامت جو دنیا میں رہتے اور غم و غصہ سب بپا ہے
 صد تپتے ہوئی یہ تھا ہر ترساری بھائی بھائی بھائی
 اب وطن جا کے کیا منہ دکھاؤں جمال و درویش کیا منادوں
 اشک آگدو سے ہیں میرے بھاری بھائی بھائی بھائی
 کیا بیان حال ہو اور ہم سب جہاں پہنچتی تھی یہ نونہ سنکر
 جب یہ کہتی تھی وہ غم کی باری بھائی بھائی بھائی

اَمْرٌ جَاہِلٌ سَمِیْعٌ شَیْءٌ غَلِیْظٌ
 اَمْرٌ جَاہِلٌ سَمِیْعٌ شَیْءٌ غَلِیْظٌ

ذکر روزِ قیامت

لکھا ہے کہ قیامت کا دن نہایت ہولناک ہے اور دن آسمان ٹٹے گا اور زمین بوسے
 کی ہو جائیگی اور سوائے پر آفتاب ہو اب پشت آفتاب کی اور ہر ہے اُس روز منہ اور ہر
 ہو جائیگا گرمی سے ہر اک شخص حیران و پریشان ہو گا اور دن جس شخص نے ہزار برس کے بارے
 عبادت خدا کی تھی وہ بھی کفِ فوس کا اور گئے گا کہ جیت بنے آجکے دن کیو واسطے کچھ نہ کیا

یہ سب کچھ ہے جو کہ قیامت کے دن ہوا ہے اور یہ سب کچھ ہے جو کہ قیامت کے دن ہوا ہے

سیر لکائی تجھی دینا بین چھپا
کب بین گدھ منہ کو جڑت او کھیرا
ہو جو باغیون نے یہ مجھ پر ستم کیا
ہے ہے مراد ہمارا زونکا پالا ہوسیل
مین کیا کہون کہ غلام لعینوں نے کیا کیا
یہ جرم میرے لال کو ہیبت مارا ہے
لے حور دسانے یونہی خالق جاوے
پاؤنگی لرنہ داد تولے حور و دیکھنا

جسکا عورت سے کچھ نہ سیر سے لیا
اور کس شجر کی شاخ کو تو پھانسی چھیرا
جلتے ہوئے چراغ کو میرے بجاؤ
ہے ہے فوج خنزیر جو رد جفا حسین
جہاتی پہ چڑھنے تیغ سے سر کو کیا کیا
جنت کو نقشہ لبہ مرا پیارا سد پارا
جو سرگذشت گزری ہے وہ سب سنا ہے
وونگی مین اپنے نار سے عیش بین

یہ حال پر ملال حیرت لایین دیکھ کر رسول تقیین امام قبلتین شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور زمین کی بازی لڑا
آج روز قیامت کے حق تعالیٰ نہایت غضب اور عصبہ میں ادراب کی صاحبزادی عرش کا پایہ کیا
کٹری ہن اور داؤ چاہتی ہن مجھ کو خوف ہے کہ ایسا نہو کہین دریا قہاری موج زن اور نام عالم
اوسین غرق ہو سچھا اپنی صاحبزاد کو کہ اپنے دعوے باز آئین اور نفرت امی کی طلب کیا

یہ سنکے حال حضرت محبوب کبریا
سمجھا سنکے بہت سا وہ پہلے پچھم تر
یہ روز داد کا سنین روز حساب ہے
لازم یہ ہے کہ حق سے کرو آپ تم دعا

آئینکے پاس فاطمہ کے خود برہنہ پا
اور یہ کہین گے دھیان ایفا طمہ کہ ہر
امت ہنسی ہو جرم مین مجھ کو حجاب ہے
امت پدر کی منجھد سے لے میر کبریا

پس حضرت فاطمہ ہر ایہ سنکر فوراً درگاہ خدا میں عرض کر گئی کہ اے ارحم الراحمین میرا
بچہ دعوے باز آئی تو میرے باپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت امی کو چھپنے

اور جو میرا اقرار ہے پورا کر دے کہ تو نے میرا ہر شفاعت است گناہگار رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر فرمایا تھا سبحان اللہ سوچنے کا مقام کہ جنت پر پیدار اور غنچاری
ہم سیکر وکی آنحضرت کو منظور تھی اوسے قدر آکی صاحبزادی کو بھی ٹھوٹا خاطر ملتی
سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ وَلَا يَمُوتُ اللَّهُ

مشاجات بدر گاہ مجیب الدعوات

مومنو! انتہ اوٹھا کے عجزت اب ہو گی بیشک مراد دل حاصل واسطہ سے خدا مستدالی کا محبوب و شامین رکھ ہو شہ شہاد گور گور و ہون ہون ہون ہون اور ہیں جو کہ حالت شہر حاصل سے لے کر تم کو بھی لے کر خدا جو ہیں شہاد اور پریشان حال استیفاء ہونے سے یہ خوشتر	بس کرو تم دعا خدا سے طلب کیونکہ محبوب حق کی ہے محفل اور محسوس کی مصطفائی کا اور کر سیر سے دل کی پوری مراد پرست ہو تا قضا پرست ہو تا دل کی بھی ہو مراد دل حاصل شاد و نیامین رکھ تو لیل و نہار اونکو دولت سے کرنے مالا مال ارادہ و شب ہے یہ دعوت ہر قسم
--	---

و انہی ہوں کہ انور مقبول سرمدی معروف بہ میلاد محمدی حسب اجازت جناب نواب
نظم گورنر بہادر مالک مغربی و شمالی رجسٹری ہو کر جہاں گیا اندا العبد
بلا اجازت مالک مطبع کے کوئی جہاں سکو نہ جہاں میں ان جہد
نہیہ مطلوب ہوں شہر کہنہ نو سواد مطبع مطبع کہنہ محمدیہ طلب نہیں

انتشار

واضح ہو کہ رسالہ قبول سرمایہ محدود و تنہا لاؤنڈی

حسب منشاء قانون ایکٹ نمبر ۱۸۶۴ء و دفعہ ۱۱۹ و ۱۲۰

حسب کہ جو پیریکریٹری نوایاٹ گمرہ ہوا و ملاکات و ہوا و ملاکات

دائی نمبر ۴۵۶ ہو چکا ہے لہذا دربار اکت و اس میں اصلاح کی خدمت میں

ہے کہ کوئی صاحب اختیار صاحب کار کے قریب گیا کہ وہ ایک کارخانہ

میں مستحق قانونی و اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

صاحب کار کو خریداری منظور ہو سکا کہ اس کے لئے اس کے لئے

سے خرید کر قیمت کی بلین و اس کے لئے اس کے لئے

محمد علی